بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو میدان صفین میں کس نے قتل کیا؟

یہ کتاب ہر اس شخص کے ردّ میں ہے جو ابو الغادیہ رضی اللہ عنہ کو قاتل عمار رضی اللہ عنہ ماننے سے انکار کرتا ہے آئمہ محدثین مؤرخین مفسرین کے اقوال سے ثابت کیا گیا ہے کہ ابو الغادیہ رضی اللہ عنہ ہی قاتل عمار رضی اللہ عنہ ہیں جو صفین میں معاویہ رضی اللہ عنہ کے لشکر میں تھے اور عمار رضی اللہ عنہ کو شہید کر کے ان کا سر لے کر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس لیکر گئے تھے اور یہ کہہ کر اجازت طلب کی کہ عمار رضی اللہ عنہ کا قاتل دروازے پر آیا ہے۔

[مفسرین محدثین اور علمائے رجال و مؤرخین کے اقوال کی روشنی میں]

﴿ تالیف: ابو مصعب اثری ﴾

یحیی بن معین، امام مسلم، امام بخاری، امام دارقطنی، خلیفہ بن خیاط، امام عقیلی، ابن مندہ، ابن جوزی، علامہ ابن عبد البر، علامہ قرطبی، ابن اثیر جزری، شمس الدین ذہبی، شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ، علامہ ابن کثیر، سعد الملک/ ابونصر علی بن ہبۃ اللہ بن جعفر بن ماکولا، شمس الدین ابوالمحاسن محمد بن علی بن الحسن بن حمزہ الحسینی الدمشقی الشافعی، علامہ ابن حجر عسقلانی، صالح یوسف معتوب بدر الدین العینی، ابو حیات السندی، ڈاکٹر بشار عواد معروف، مقبل بن ہادی الوادعی، حمزہ احمد الزین، خیر الدین بن محمود بن محمد بن علی بن فارس الزرکلی الدمشقی، ابوالحسن محمد بن عبد الہادی ٹھٹوی سندھی مدنی المعروف شیخ سندی، ملا علی قاری، احمد محمد شاکر، شعیب الارنؤوط، د. سہیل زکار، علامہ ناصر الدین الالبانی، حمدی عبد المجید سلفی، ابوسلیمان جاسم بن سلیمان حمد الفہید دوسری، صہیب عبد الجبار، زبیر علی زئی وغیرہم کے نزدیک ابو الغادیہ الجہنی رضی اللہ عنہ، عمار رضی اللہ عنہ کے قاتل ہیں۔

اعتذار!

اس کتاب کو لکھنے کا واحد مقصد یہ ہے کہ احادیث اور تاریخ اور علمائے محققین کی تحقیق کے ذریعہ سے یہ ثابت کیا جائے کہ سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کو میدان صفین میں ابوغادیہ رضی اللہ عنہ نے قتل کیا برخلاف اس بات کہ جس کا دعویٰ ناصبی فرقہ کرتا ہے کہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کو ان لوگوں نے قتل کیا جنہوں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کیا تھا ان کو یہ نواصب خارجی کے نام سے موسوم کرتے ہیں، جبکہ ان جاہل ناصبیوں کو یہ تک معلوم نہیں ہے کہ خارجی فرقوں کا ظہور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کے میدان صفین میں ابوغادیہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں قتل ہونے کے بعد ہوا ہے۔ اس کتاب میں ہم نے عالم اسلام کے محدثین، مؤرخین، اور علماء محققین کے حوالہ جات کے ذریعہ سے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کو ابوغادیہ رضی اللہ عنہ نے قتل کیا تھا۔

(ابومصعب اثری)

(۱) سیدنا خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث

أخبرنا أبو بكر الفرضي الشاهد ، أنا الحسن بن علي ، أنا محمّد بن العباس ، أنا أحمد بن معروف ، نا الحسين بن محمّد ، نا محمّد بن سعد ، أنا محمّد بن عمر ، حدّثني عبد الله بن الحارث بن الفضل ، عن أبيه ، عن عمارة بن خزيمة ، قال : شهد خزيمة بن ثابت الجمل ، وهو لا يسل سيفا ، وشهد صفّين ، وقال : أنا لا أقتل أحدا حتى يقتل عمّار بن ياسر ، [فأنظر من يقتله فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول : "تقتله الفئة الباغية". قال : فلما قتل عمّار بن ياسر] قال خزيمة : قد بانت لي الضلالة ، ثم اقترب فقاتل حتى قتل(٥). وكان الذي قتل عمّار بن ياسر أبو غادية المزني(٦) طعنه برمح فسقط ، وكان يومئذ يقاتل في محفّة فقتل يومئذ وهو ابن أربع وتسعين سنة ، فلما وقع أكبّ عليه رجل آخر فاحتز رأسه ، فأقبلا يختصمان فيه كلاهما يقول : أنا قتلته ، فقال عمرو بن العاص : والله إن يختصمان إلّا في النار ،فسمعها منه معاوية ، فلما انصرف الرجلان قال معاوية لعمرو بن العاص : ما رأيت مثل ما صنعت يوم بذلوا أنفسهم دوننا ، تقول لهما إنكما تختصمان في النار ، فقال عمرو : هو والله ذاك ، والله إنك لتعلمه ، ولوددت أني متّ قبل هذا بعشرين سنة.

عمارۃ بن خزیمہ کہتے ہیں: خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ جمل میں حاضر تھے، لیکن انہوں نے تلوار نہیں نکالی تھی، صفین میں حاضر تھے، کہا: میں کسی سے بھی قتال نہیں کروں گا حتی کہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما قتل نہ ہو جائیں، میں دیکھوں گا کہ کون عمار رضی اللہ عنہ کو قتل کرتا ہے، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرما رہے تھے: ''عمار کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا'' فرماتے ہیں: جب عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما شہید ہو گئے تو خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ نے تلوار نیام سے نکالی اور فرماتے جاتے تھے کہ اب گمراہی آشکارا ہو گئی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

سنا تھا کہ عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا چنانچہ اس معرکہ میں لڑ کر شہادت حاصل کی، وہ شخص جس نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کو قتل کیا ابو غادیہ مزنی رضی اللہ عنہ تھے، ابو غادیہ رضی اللہ عنہ نے انہیں ایک نیزہ مارا جس سے وہ گر پڑے، اس روز وہ تخت رواں یا ہودے میں بیٹھ کر جنگ کر رہے تھے، ان کی عمر چورانوے سال تھی، جب وہ نیزے کے زخم سے گر پڑے تو ایک اور شخص ان پر ٹوٹ پڑا اور سر کاٹ لیا، دونوں جھگڑتے ہوئے آئے، ہر شخص کہتا تھا میں نے انہیں قتل کیا ہے، عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا ''اللہ کی قسم یہ دونوں جہنم کے لیے جھگڑ رہے ہیں (کہ دونوں میں سے کون دوزخی ہے)۔ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی زبان سے نکلی ہوئی یہ بات معاویہ رضی اللہ عنہ نے سن لی، جب وہ دونوں واپس ہوئے تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے برہم ہو کر کہا عمرو! تمہاری یہ کیا حالت ہے؟ جو لوگ ہمارے لیے اپنی جانیں قربان کر رہے ہیں، ان کو ایسا کہتے ہو، بولے اللہ کی قسم ایسا ہی ہے، اور اللہ کی قسم تم اس بات کو اچھی طرح سے جانتے ہو کاش آج سے بیس برس پہلے مجھے موت آگئی ہوتی''۔

(٥) لم أجد الخبر في طبقات ابن سعد الكبرى المطبوع ، نقله ابن العديم في بغية الطلب 3255/7 وأسد الغابة 632/3 في ترجمة عمّار بن ياسر. (٦) في أسد الغابة 632/3 وقيل « الجهني » وفيه : وقيل : حمل عليه عقبة بن عامر الجهني ، وعمرو بن حارث الخولاني ، وشريك بن سلمة المرادي ، فقتلوه .

میں نے اس خبر کو طبقات ابن سعد کے مطبوعہ نسخے میں نہیں پایا ہے، اس کو نقل کیا ابن العدیم نے بغیۃ الطلب میں اور اسد الغابہ میں عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کے ترجمہ میں، اسد الغابہ میں ہے کہا گیا کہ عمار رضی اللہ عنہ کو جس نے قتل کیا وہ ''جہنی'' تھا اور اس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ عقبہ بن عامر الجہنی نے ان پر حملہ کیا، اور عمرو بن حارث خولانی، اور شریک بن سلمہ مرادی ان تینوں نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو قتل کیا۔

(تاريخ دمشق لابن عساكر : ١٦ /٣٧٠-٣٧١ رقم الحديث : ٣٩٧١ ، كتاب المنتخب من ذيل المذيل : ص : ١٥ / الطبري ، أبو جعفر)

(۲) بغیۃ الطلب تاریخ ابن حلب میں ہے:

عمر بن أحمد بن هبة الله بن أبي جرادة العقيلي، كمال الدين ابن العديم (المتوفى : ٦٦٠هـ) المحقق : د. سهيل زكار الناشر : دار الفكر عدد الأجزاء : ١٢ (٤٥٤٨/١٠) (حرف الغين في الكنى أبو الغادية المري : وقيل الفزاري شهد صفين مع معاوية بن أبي

سفيان، وقيل انه هو الذي قتل عمار بن ياسر، وقد سبق في باب العين المهملة ذكر أبي عادية الجهني، وأنه طعن عمارا، وقتله غرة، وذكر شبيها بهذه القصة. أخبرنا أبو القاسم الحسين بن هبة الله بن محفوظ بن صصرى التغلبي قال : أخبرنا أبو يعلى حمزة بن أحمد بن فارس بن المنجا بن كروس السلمي قال : حدثنا أبو الفتح نصر بن ابراهيم بن نصر المقدسي قال : أخبرنا أبو المعمر مسدد بن علي ابن عبد الله الأملوكي الحمصي قال : حدثنا أبو حفص عمر بن علي بن الحسن بن ابراهيم العتكي الأنطاكي قال : حدثنا علي - يعني - أبا الحسن بن محمد بن السكن اللؤلوي قال: حدثنا الحسن بن (١٤٩- ظ) عرفة قال : حدثنا خلف بن خليفة عن أبان المكين عن أبي هاشم الرماني أن معاوية بن أبي سفيان رضي الله عنه كان جالسا على سرير اذ جيء برأس عمار بن ياسر، وألقي بين يديه، وعنده عبد الله بن عمرو بن العاص، فجاء رجل فقال : أنا والله قتلته، فقال عبد الله بن عمرو : ما سمعته يقول؟ قال: سمعته يقول : إنا لله وإنا اليه راجعون، قال : اذهب ما أنت قتلته، أو قال ما أنت قاتله، اذ جاء قاتله أبو الغادية المري، فقال أنا والله قتلته، فقال له عبد الله بن عمرو : ما سمعته يقول؟ قال : سمعته يقول : يا جبريل يا ميكائل، قال عبد الله : أوه أنت والله قاتله، أو أنت والله قتلته، أنا سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول : قاتل عمار وسالبه في النار، فقال له معاوية : ما تريد مني يا عبد الله تريد تضل الناس عني، فقال عبد الله بن عمرو : سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول شيئا فقلت مثله . وقد قيل ان أبا الغادية طعنه وابن حوي احتز رأسه، وأن عمرو بن العاص قال لابن حوي، وقد قال : أنا قتلته، فقال له عمرو : فما كان منطقه؟ قال : ابن حوي : سمعته يقول : اليوم ألقى الأحبة ... محمدا وحزبه. وقد

ذكرنا ذلك في ترجمة ابن حوي فيما يأتي ان شاء الله تعالى من هذا الكتاب، وقد ذكرنا في ترجمة أبي عادية الجهني أنه هو الذي طعنه، والله أعلم .

بغیۃ الطلب تاریخ حلب میں عمر بن احمد بن ہبۃ اللہ بن ابی جرادۃ العقیلی، کمال الدین ابن العدیم (المتوفی: ٦٦٠ھ) لکھتے ہیں: حرف الغین الکنی میں ابوالغادیہ المری رضی اللہ عنہ اور کہا گیا الفزاری صفین میں معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے ہمراہ حاضر تھے، کہا گیا ہے کہ ابوغادیہ رضی اللہ عنہ نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کو قتل کیا ہے، اس کا ذکر ابوعادیہ جہنی کے ترجمہ میں گزر چکا ہے اسی شخص نے عمار رضی اللہ عنہ کو (نیزہ) مار کر قتل کیا ہے۔

أخبرنا أبو القاسم الحسين بن هبة الله بن محفوظ بن صصرى التغلبي قال : أخبرنا أبو يعلى حمزة بن أحمد بن فارس بن المنجا بن كروس السلمي قال : حدثنا أبو الفتح نصر بن ابراهيم بن نصر المقدسي قال : أخبرنا أبو المعمر مسدد بن علي ابن عبد الله الأملوكي الحمصي قال : حدثنا أبو حفص عمر بن علي بن الحسن بن ابراهيم العتكي الأنطاكي قال : حدثنا علي - يعني - أبا الحسن بن محمد بن السكن اللؤلوي قال : حدثنا الحسن بن (١٤٩ - ظ) عرفة قال : حدثنا خلف بن خليفة عن أبان المكين عن أبي هاشم الرماني :

”کہ معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما تخت پر بیٹھے ہوئے تھے جب عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کا سر لایا گیا تو اسے ان کے سامنے ڈال دیا گیا، اور اس وقت ان کے پاس عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیٹھے ہوئے تھے پس ایک شخص آیا اور کہنے لگا: اللہ کی قسم میں نے عمار رضی اللہ عنہ کو قتل کیا ہے، تو عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے کہا: تم نے انہیں کیا کہتے ہوئے سنا؟ وہ کہنے لگا: میں نے سنا وہ کہہ رہے تھے: انا للہ وانا الیہ راجعون، تو عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے کہا: جاؤ تم نے اسے قتل نہیں کیا ہے یا کہا: تم اس کے قاتل نہیں ہو، جب عمار رضی اللہ عنہ کا قاتل ابوغادیہ المری رضی اللہ عنہ آئے تو اُنہوں نے کہا: انا للہ، اللہ کی قسم میں نے عمار رضی اللہ عنہ کو قتل کیا ہے، پس اس سے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے کہا: تم نے سنا وہ کیا کہہ رہے تھے، وہ کہنے لگے میں نے

سنا وہ کہہ رہے تھے یا جبریل یا میکائل، عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اوہ اللہ کی قسم تم اس کے قاتل ہو یا یہ کہا اللہ کی قسم نے تم نے عمار رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرما رہے تھے: عمار کو قتل کرنے والا اور اس کا مال چھیننے والا دونوں جہنمی ہیں جب معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ سنا تو کہا: عبداللہ تم مجھ سے کیا چاہتے ہو؟ کیا تم لوگوں کو مجھ سے گمراہ کرنا چاہتے ہو۔ تو عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو فرماتے ہوئے سنا ہے میں نے وہی بات بیان کردی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ابو الغادیہ رضی اللہ عنہ نے عمار رضی اللہ عنہ پر وار کیا اور ابن حوی نے عمار رضی اللہ عنہ کا سر کاٹ دیا، عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے ابن حوی سے کہا، اس نے کہا: میں نے اسے قتل کیا ہے، تو عمرو رضی اللہ عنہ نے ابن حوی سے کہا: ان کی آواز کیا تھی؟ ابن حوی نے کہا میں نے عمار رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہہ رہے تھے: اليوم ألقى الأحبة ... محمدا وحزبه .... آج ہم اپنے پیاروں سے ملیں گے۔ احمد سے اور آپ کے یاروں سے ملیں گے*۔ اور ہم نے ابو غادیہ جہنی رضی اللہ عنہ کے ترجمے میں ذکر کر دیا ہے کہ یہ وہی شخص ہے جس نے عمار رضی اللہ عنہ پر وار کیا تھا. واللہ اعلم''.

(بغية الطلب في تاريخ حلب المؤلف : عمر بن أحمد بن هبة الله بن أبي جرادة العقيلي، كمال الدين ابن العديم (المتوفى : ٦٦٠هـ) المحقق : د. سهيل زكار الناشر: دار الفكر عدد الأجزاء: ١٢ (٤٥٤٨/١٠) .

(*) :

عَنِ إِبْرَاهِيم بن سَعِد، عن أَبِيه، عن جَدِّه، قال: سَمِعْتُ عَمَّارَ بن يَاسِرٍ، بِصِفِّين في الْيَوْم الَّذِي قُتِلَ فِيه، وَهو يُنَادِي: أُزْلِفَتِ الْجَنَّة، وَزُوِّجَتِ الْحُوْرُ الْعِيْنُ، الْيَوْمَ نَلْقَى حَبِيْبَنَا مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله وسلم وفي رواية: نَلْقَى الأَحِبَّةَ وَحِزْبَهُ عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّ آخِرَ زَادَكَ مِنَ الدُّنْيَا ضَيَحٌ مِنْ لَبَنٍ.

''ابراہیم بن سعد اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے (صفین) کے مقام پر ان سے قتل والے دن سنا کہہ رہے تھے: جنت قریب آ گئی ہے، اور حور عین کی شادی کر دی گئی ہے۔ آج کے دن ہم اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ملیں گے۔ اور ایک روایت میں ہے۔ ہم اپنے پیاروں محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اوران کی جماعت سے ملیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عہد لیا تھا کہ دنیا میں تمہارا آخری کھانا پانی اور دودھ ہو"۔(السلسلة الصحيحة : ٨٢٢).

(۳) حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

[قتل عمار بن ياسر وله من العمر " ٩٣ " سنة على ما ذكره ابن حجر في الإصابة ، وجاء أبو الغادية و رجل آخر يختصمان كلاهما يقول : أنا قتلت عمار فقال عمرو بن العاص : " والله إن تختصمان إلا في النار فسمعها منه معاوية فلما انصرف الرجلان قال معاوية لعمرو بن العاص : ما رأيت قط مثل ما صنعت قوم بذلوا أنفسهم دوننا تقول لهما أنكما تختصمان في النار فقال عمرو هو والله ذاك والله إنك لتعلمه ولوددت أني مت قبل هذه بعشرين سنة "].

"عماربن یاسر رضی اللہ عنہما ۹۳ سال کی عمر میں قتل ہوئے ابن حجر نے الاصابہ میں اس کا ذکر کیا ہے ابو غادیہ رضی اللہ عنہ اور ایک اور شخص دونوں لڑتے ہوئے آئے اور کہہ رہے تھے کہ: میں نے عمار رضی اللہ عنہ کو قتل کیا ہے، عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی تم دونوں دوزخ کے لئے لڑ رہے ہو، عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی زبان سے نکلی ہوئی یہ بات معاویہ رضی اللہ عنہ نے سن لی، جب وہ دونوں واپس ہوئے تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے برہم ہوکر کہا عمرو! تمہاری یہ کیا حالت ہے؟ جولوگ ہمارے لیے اپنی جانیں قربان کررہے ہیں، ان کو ایسا کہتے ہو، وہ بولے اللہ کی قسم ایسا ہی ہے، اور اللہ کی قسم تم اس بات کو اچھی طرح سے جانتے ہو کاش آج سے بیس برس پہلے مجھے موت آگئی ہوتی"۔

(طبقات ابن سعد 259/3 ، الإصابة لابن حجر العسقلاني 502/2)

(۴) ابن سعد رحمہ اللہ نے ابو غادیہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے:

[وأخرج ابن سعد بسنده عن أبي الغادية قال : " فلما كان يوم صفين جعل عمار يحمل على الناس فقيل : هذا عمار فرأيت فرجة بين الرئتين والساق ، قال : فحملت عليه فطعنته في ركبته

، قال : فوقع فقتلته فقيل : قتلت عمار بن ياسر، وأخبر عمرو بن العاص فقال : سمعت رسول الله يقول : "إن قاتله وسالبه في النار " فقيل لعمرو بن العاص : هو ذا أنت تقاتله فقال : إنما قال قاتله و سالبه "].

''ابن سعدؒ نے اپنی سند سے ابو غادیہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب صفین کی جنگ ہوئی اور عمار رضی اللہ عنہ لوگوں پر حملہ کرنے لگے تو کہا گیا یہ عمار رضی اللہ عنہ ہیں تو میں (یعنی ابو غادیہ رضی اللہ عنہ) نے ان کے جسم اور ان کی دونوں ٹانگوں کے درمیان گنجائش دیکھی پس میں نے ادھر حملہ کیا اور ان کے گھٹنے پر نیزہ مارا چنانچہ وہ تیر بہدف ثابت ہوا اور میں نے ان کو قتل کیا تو پس کہا گیا کہ تو نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کو قتل کیا، میں نے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو عمار رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کی بابت خبر دی، تو انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے: ''عمار کا قاتل اور ان کا مال لوٹنے والا آگ میں ہوگا''۔ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: '' آپ نے بھی تو عمار رضی اللہ عنہ سے قتال کیا ہے، تو انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عمار رضی اللہ عنہ کا قاتل اور ان کا مال لوٹنے والا جہنم میں ہوگا''۔

(طبقات ابن سعد 259/3) .

(۵) اس خبر کی تخریج ابن سعدؒ نے طبقات میں اپنی سند کے ساتھ کی ہے:

[أخبرنا عفان بن مسلم قال: أخبرنا حماد بن سلمة قال : أخبرنا أبو حفص وكلثوم بن جبر عن أبي غادية قال: سمعت عمار بن ياسر يقع في عثمان يشتمه بالمدينة قال : فتوعدته بالقتل قلت : لئن أمكنني الله منك لأفعلن. فلما كان يوم صفين جعل عمار يحمل على الناس. فقيل هذا عمار. فرأيت فرجة بين الرئتين وبين الساقين. قال فحملت عليه فطعنته في ركبته. قال: فوقع فقتلته. فقيل قتلت عمار بن ياسر .]

'' ابن سعدؒ کہتے ہیں: مجھے عفان بن مسلمؒ نے خبر دی انہوں نے کہا ہمیں حماد بن سلمہؒ نے

خبر دی اور انہوں نے کہا کہ ہمیں ابو حفصؒ اور کلثوم بن جبرؒ نے خبر دی اور انہوں نے ابو غادیہ رضی اللہ عنہ سے اُنہوں نے کہا کہ میں نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کو مدینہ میں عثمان رضی اللہ عنہ کو برا بھلا اور گالیاں دیتے سنا تو میں نے اُنہیں قتل کرنے کا عندیہ دیا۔ اور مزید کہا کہ اگر اللہ نے مجھے تم پر قدرت دی تو ضرور بالضرور تم کو قتل کروں گا۔ چنانچہ جب صفین کی جنگ ہوئی اور عمار رضی اللہ عنہ لوگوں پر حملہ کرنے لگے تو کہا گیا یہ عمار رضی اللہ عنہ ہے تو میں (یعنی ابو غادیہ رضی اللہ عنہ) نے ان کے جسم اور ان کی دونوں ٹانگوں کے درمیان گنجائش دیکھی پس میں نے ادھر حملہ کیا اور ان کے گھٹنے پر نیزہ مارا چنانچہ وہ تیر بہدف ثابت ہوا اور میں نے ان کو قتل کر دیا تو کہا گیا کہ تو نے عمار بن یاسر کو قتل کیا۔''

(طبقات الكبرى لإبن سعد : 241/3)

(۶) ڈاکٹر بشار عواد معروف کہتے ہیں:

" إسناده حسن ، كلثوم بن جبر صدوق حسن الحديث كما بيناه في تحرير التقريب ، وأبو حفص هو يسار بن سبع ، وله صحبة . أخرجه ابن سعد في الطبقات : ٢٦٠/٣ من طريق حماد بن سلمة به . "

'' اس حدیث کی سند حسن ہے کلثوم بن جبر صدوق ہیں حسن الحدیث ہیں جیسا کہ ہم نے تحریر التقریب میں اس کو بیان کر دیا ہے، اور ابو حفص وہ یسار بن سبع ہیں، یہ صحابی ہیں، اس حدیث کو ابن سعدؒ نے طبقات ۳/ ۲۶۰ میں حماد بن سلمہؒ کے طریق سے تخریج کیا ہے''۔

(تاريخ الإسلام ووفيات المشاهير والاعلام - مؤرخ الإسلام شمس الدين ابي عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي - تحقيق : الدكتور بشار عواد معروف :320/2) .

(۷) شیخ مقبل بن ہادی الوادعیؒ:

❀ مسند احمد میں حدیث ہے:

[حَدَّثَنَا عَبْد اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو مُوسَى الْعَنَزِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ كُلْثُومِ بْنِ جَبْرٍ

قَالَ كُنَّا بِوَاسِطِ الْقَصَبِ عِنْدَ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ فَإِذَا عِنْدَهُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو الْغَادِيَةِ اسْتَسْقَى مَاءً فَأُتِيَ بِإِنَاءٍ مُفَضَّضٍ فَأَبَى أَنْ يَشْرَبَ وَذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا أَوْ ضُلَّالًا شَكَّ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ فَإِذَا رَجُلٌ يَسُبُّ فُلَانًا فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَئِنْ أَمْكَنَنِي اللَّهُ مِنْكَ فِي كَتِيبَةٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ صِفِّينَ إِذَا أَنَا بِهِ وَعَلَيْهِ دِرْعٌ قَالَ فَفَطِنْتُ إِلَى الْفُرْجَةِ فِي جُرُبَّانِ الدِّرْعِ فَطَعَنْتُهُ فَقَتَلْتُهُ فَإِذَا هُوَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ قَالَ قُلْتُ وَأَيَّ يَدٍ كَفَتَاهُ يَكْرَهُ أَنْ يَشْرَبَ فِي إِنَاءٍ مُفَضَّضٍ وَقَدْ قَتَلَ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ .]

”کلثوم بن جبر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ شہر واسط میں عبد الاعلیٰ بن عبداللہ بن عامر رحمہ اللہ کے پاس تھے کہ اسی دوران وہاں موجود ایک شخص جس کا نام ابو الغادیہ رضی اللہ عنہ تھا نے پانی پینے کے لئے مانگا چنانچہ چاندی کے ایک برتن میں پانی لایا گیا لیکن انہوں نے وہ پانی پینے سے انکار کر دیا، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہوئے یہ حدیث ذکر کی کہ میرے پیچھے کافر یا گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو، اچانک ایک آدمی دوسرے کو برا بھلا کہنے لگا، میں نے کہا اللہ کی قسم! اگر اللہ نے لشکر میں مجھے تیرے اوپر قدرت عطاء فرمائی (تو تجھ سے حساب لوں گا) جنگ صفین کے موقع پر اتفاقاً میرا اس سے آمنا سامنا ہوگیا، اس نے زرہ پہن رکھی تھی، لیکن میں نے زرہ کی خالی جگہوں سے اسے شناخت کرلیا، چنانچہ میں نے اسے نیزہ مار کر قتل کر دیا، بعد میں پتہ چلا کہ وہ تو عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما تھے، تو میں نے افسوس سے کہا کہ یہ کون سے ہاتھ ہیں جو چاندی کے برتن میں پانی پینے پر ناگواری کا اظہار کر رہے ہیں جبکہ انہی ہاتھوں نے سیدنا عمار رضی اللہ عنہما کو شہید کر دیا تھا۔“

(زوائد المسند 86/4 - حديث نمبر 16102) . الراوي : أبو الغادية يسار بن سبع الجهني | المحدث : الهيثمي | المصدر : مجمع الزوائد | الصفحة أو الرقم : ٢٤٦/٧ | خلاصة حكم المحدث : رجاله رجال الصحيح).

❁ شیخ مقبل بن ہادی الوادعی نے کلثوم بن جبر رحمہ اللہ سمعت ابو الغادیہ رضی اللہ عنہ کی سند سے حدیث نقل

کر کے اس سند کو صحیح اور اس کے راویوں کو صحیح کے روای قرار دینے کے بعد لکھا ہے:

[وأبو الغادية هذا هو قاتل عمار بن ياسر رضى الله عنه ، فكان الناس يتعجبون من جرأته بعد روايته هذا الحديث ، نسأل الله السلامة ونعوذ بالله من الفتن].

''اور یہ ابو الغادیہ رضی اللہ عنہ وہی ہیں جو عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کے قاتل ہیں، اس حدیث کو روایت کرنے کے بعد لوگ ابو الغادیہ رضی اللہ عنہ کی جراءت پر تعجب کیا کرتے تھے، ہم اللہ سے سلامتی کا سوال کرتے ہیں اور فتنوں سے اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں۔''

(الجامع الصحيح مما ليس في الصحيحين (7 /388-389) مقبل بن هادي الوادعي).

(۸) حمزہ احمد الزین لکھتے ہیں:

[(١٦٦٤٤) - أبو الغادية الجهني هو يسار بن سبع يقال له صحبة، ويقال إنه هو الذي قتل عمار بن ياسر - كما في الحديث هنا .إسناده حسن، لأجل كلثوم بن جبر وثقه أحمد وابن معين وابن حبان وغمزه النسائي، والمرفوع من الحديث رواه البخاري ٣١٧/١ رقم ١٢١ ومسلم ٨١/١ رقم ٦٥ ، والترمذي ٤٨٦/٤ رقم ٢١٩٣ وقال حسن صحيح، والنسائي ١٢٦/١ رقم ٤١٢٥، وابن ماجة ١٣٠٠/٣ رقم ٣٩٤٣ والحديث هنا من زوائد عبد الله].

''ابو الغادیۃ الجہنی رضی اللہ عنہ وہ یسار بن سبع ہیں کہا جاتا ہے کہ ان کو شرف صحابیت ہے، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ وہی شخص ہیں جنہوں نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کو قتل کیا ہے۔ جیسا کہ یہاں اس حدیث میں بیان ہوا ہے، شیخ حمزۃ احمد الزین کہتے ہیں: مسند احمد کی اس حدیث کی سند حسن ہے کلثوم بن جبر جس کو امام احمدؒ اور ابن معینؒ اور ابن حبانؒ نے ثقہ قرار دیا ہے اور نسائیؒ نے اس کو کمزور قرار دیا ہے، اس حدیث کے مرفوع حصے کو بخاریؒ، مسلمؒ، ترمذیؒ نے روایت کیا ہے اور کہا ہے حسن صحیح، نسائیؒ اور ابن ماجہؒ نے بھی اس کو روایت کیا ہے اور یہ حدیث مسند احمدؒ زوائد عبد اللہؒ میں موجود ہے۔''

(المسند للإمام أحمد 122/13 بتحقيق شرحه حمزة أحمد الزين ط دارالحديث القاهرة).

(۹) مسند احمد کے محقق احمد محمد شاکر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

[(١٦٦٤٤)-إسناه حسن ، لأجل كلثوم بن جبر وثقة أحمد وابن معين وابن حبان وغمزه النسائي ، والمرفوع من الحديث رواه البخارى ٣١٧/١ رقم : ١٢١ ، و مسلم ٨١/١ رقم : ٦٥ ، والترمذي ٤٨٦/٤ رقم : ٢١٩٣ ، وقال حسن صحيح ، والنسائي ١٢٦/١ رقم : ٤١٢٥ ، وابن ماجة ١٣٠٠/٣ رقم : ٣٩٤٣ والحديث هنا من زوائد عبد الله ، ص : ١٢٢/١٣)].

''اس حدیث کی سند حسن ہے کلثوم بن جبر رحمہ اللہ کی وجہ سے احمد رحمہ اللہ ابن معین رحمہ اللہ اور ابن حبان رحمہ اللہ نے اس کی توثیق کی ہے اور نسائی رحمہ اللہ نے کمزور قرار دیا ہے اور اس مرفوع حدیث کو بخاری رحمہ اللہ، مسلم رحمہ اللہ، ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا اور کہا حسن صحیح، نسائی رحمہ اللہ اور ابن ماجہ رحمہ اللہ نے روایت کیا، اور یہ حدیث عبد اللہ کی زوائد میں سے ہے یہاں۔''

(۱۰) مقالات محدث مبارکپوری رحمہ اللہ:

[حدثنا عبد الله حدثنى ابى ثنا ابو سعيد وعفان قالا ثنا ربيعة بن كلثوم حدثنى ابى قال سمعت ابا غادية يقول بايعت رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ابو سعيد فقلت له بيمينك قال نعم قالا جميعا فى الحديث وخطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم العقبة الحديث].

'' یعنی ربیعہ بن کلثوم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھ سے میرے باپ نے حدیث بیان کی کہ میں نے ابوغادیہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی پس میں نے ابوغادیہ رضی اللہ عنہ سے کہا کیا آپ نے اپنے داہنے ہاتھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی؟ انھوں نے کہا ہاں۔''

❁ مبارک پوری رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ روایت ''صحیح'' ہے اس کے سب راوی ثقہ ہیں۔ اس روایت سے بھی بیعت کے وقت ایک ہی ہاتھ سے (یعنی داہنے ہاتھ سے) مصافحہ کا مسنون ہونا بصراحت ثابت ہے۔ پس اسی سے مصافحہ مقالات کا بھی ایک ہی ہاتھ سے (یعنی داہنے ہاتھ سے) مسنون

ہونا ثابت ہوا۔ کما مر۔

(مقالات محدث مبارکپوری ص:164 - الشیخ عبدالرحمٰن مبارکپوری (٠٠٠ -3513 ھ = ٠٠٠ - 1493 م) - ناشر: اداره علوم اثریة) .

[١٦٦٩٨-قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ: حَدَّثَنِي أَبُو مُوسَى الْعَنَزِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ كُلْثُومِ بْنِ جَبْرٍ، قَالَ: كُنَّا بِوَاسِطِ الْقَصَبِ عِنْدَ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: فَإِذَا عِنْدَهُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: أَبُو الْغَادِيَةِ، اسْتَسْقَى مَاءً ، فَأُتِيَ بِإِنَاءٍ مُفَضَّضٍ، فَأَبَى أَنْ يَشْرَبَ، وَذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ "لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا أَوْ ضُلَّالًا - شَكَّ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ - يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ" فَإِذَا رَجُلٌ يَسُبُّ فُلَانًا، فَقُلْتُ: وَاللهِ لَئِنْ أَمْكَنَنِي اللهُ مِنْكَ فِي كَتِيبَةٍ. فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ صِفِّينَ إِذَا أَنَا بِهِ وَعَلَيْهِ دِرْعٌ قَالَ: فَفَطِنْتُ إِلَى الْفُرْجَةِ فِي جُرُبَّانِ الدِّرْعِ. فَطَعَنْتُهُ، فَقَتَلْتُهُ، فَإِذَا هُوَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ، قَالَ: قُلْتُ: وَأَيَّ يَدٍ كَفَتَاهُ يَكْرَهُ أَنْ يَشْرَبَ فِي إِنَاءٍ مُفَضَّضٍ، وَقَدْ قَتَلَ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ. (ترجمہ اوپر گزر چکا)]

(۱۱) علامہ شعیب الارنؤوط لکھتے ہیں:

[قال السندي: أبو الغادية، جهني، اسمه يسار بن سَبُع، سكن الشام ونزل واسط، وقد سمع من النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قولَه "لا ترجعوا بعدي كفاراً يضرب بعضكم رقاب بعض"، وكان محباً لعثمان، ولأجله قتل عماراً، فإنه سمع منه يقع في عثمان بالمدينة، فتوعَّده بالقتل، وقال: لئن أمكنني الله منك لأفعلن. وكان إذا استأذن على معاوية وغيره يقول: قاتل عمار بالباب. يتبجح بذلك، وانظر إلى العجب روى عن النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النهي عن القتل، ثم يقتل مثل عمار. قال الحافظ في "الإصابة" في ترجمته : والظن بالصحابة في تلك الحروب أنهم كانوا متأولين،

وللمجتهد المخطئ أجر، وإذا ثبت هذا في حق آحاد الناس، فثبوته للصحابة بطريق الأَوْلى. قال السندي: أبو الغادية، جهني، اسمه يسار بن سَبُع، سكن الشام ونزل واسط، وقد سمع من النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قولَه "لا ترجعوا بعدي كفاراً يضرب بعضكم رقاب بعض"، وكان محباً لعثمان، ولأجله قتل عماراً، فإنه سمع منه يقع في عثمان بالمدينة، فتوعَّده بالقتل، وقال: لئن أمكنني الله منك لأفعلن. وكان إذا استأذن على معاوية وغيره يقول: قاتل عمار بالباب. يتبجح بذلك، وانظر إلى العجب روى عن النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النهي عن القتل، ثم يقتل مثل عمار. قال الحافظ في "الإصابة" في ترجمته: والظن بالصحابة في تلك الحروب أنهم كانوا متأولين، وللمجتهد المخطئ أجر، وإذا ثبت هذا في حق آحاد الناس، فثبوته للصحابة بطريق الأَوْلى. حديث صحيح، وهذا إسناد حسن، كلثوم بن جبر هو البصري، مختلف فيه، فقد وثقه أحمد وابن معين والعجلي، وقال النسائي: ليس بالقوي، وذكره ابن حبان في "الثقات"، وبقية رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الله بن أحمد، فمن رجال النسائي، وهو ثقة، وصحابيه ليس له رواية في الكتب الستة. وقد شك ابن عون في هذه الرواية بين قوله: كفاراً أو ضلالاً، وقد روي من طرق عن كلثوم بن جبر: "كفاراً" دون شك كما سيأتي في التخريج، وهي الرواية الصحيحة، وقد سلفت من حديث عبد الله بن مسعود برقم (3815) ، وذكرنا هناك تتمة أحاديث الباب. وأخرجه البخاري مختصراً في "التاريخ الأوسط" 160/1 من طريق محمد ابن أبي عدي، بهذا الإسناد. وأخرجه مطولاً ومختصراً البخاري في "التاريخ الأوسط"237/1، والدولابي في "الكنى"47/1، والطبراني في "الكبير" 22/ (912) و (913) من طرق عن كلثوم بن جبر، دون شك. وأورد بعضه الهيثمي في "مجمع الزوائد"298/9، وقال: رواه

كله الطبراني، وعبد الله باختصار، ورجال أحد إسنادي الطبراني رجال الصحيح].

”علامہ محقق شعیب الارنؤوط مسند احمد کہتے ہیں کہ: السندی نے کہا: ابوالغادیہ جہنی رضی اللہ عنہ اِن کا نام یسار بن سبع ہے شام کے رہنے والے واسط میں آئے، اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی کہ میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو، عثمانی تھے ان سے محبت کرتے تھے، اور اسی محبت کی خاطر انہوں نے عمار رضی اللہ عنہ کو قتل کردیا، انہوں نے مدینہ میں عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کو عثمان رضی اللہ عنہ کی برائی کرتے ہوئے سنا تو انہوں نے عمار رضی اللہ عنہ کو قتل کی دھمکی دی اور کہا کہ اگر اللہ نے مجھے قدرت دی تو میں تمہیں ضرور قتل کروں گا۔ اور جب بھی ابوغادیہ رضی اللہ عنہ نے معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے علاوہ دیگر سے اجازت طلب کی تو کہہ کر اجازت طلب کی کہ عمار رضی اللہ عنہ کا قاتل دروازے پر آیا ہے، اور وہ عمار رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے پر فخر کررہے تھے دیکھو اس عجیب بات کی جانب کہ ایک طرف تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قتل نہ کرنے کے بارے میں ممانعت والی روایت کررہے ہیں اور پھر عمار رضی اللہ عنہ جیسے صحابی کو قتل کردیا۔ حافظ ابن حجر نے ”الاصابہ“ میں ابوالغادیہ رضی اللہ عنہ کے ترجمے میں کہا ہے صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں یہ گمان رکھنا چاہیئے کہ وہ ان جنگوں میں متاول تھے، اور اگر مجتہد خطا کرے تو ایک اجر ہے اور جب یہ بات کسی ایک شخص کے حق میں ثابت ہو تو اس بات کا صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں ثابت ہونا بطریق اولیٰ ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور اس حدیث کی سند حسن ہے کلثوم بن جبر بصری ہیں ان کے بارے میں محدثین کا اختلاف ہے، پس انہیں امام احمدؒ امام ابن معینؒ اور امام عجلیؒ نے ثقہ قرار دیا ہے، اور امام نسائیؒ نے کہا کہ یہ حدیث بیان کرنے میں قوی نہیں ہیں، ابن حبانؒ نے ان کا ذکر ثقہ راویوں میں کیا ہے، اور اس حدیث کے باقی رجال ثقہ ہیں، اور عبداللہ بن احمدؒ کے علاوہ تمام رجال بخاریؒ و مسلمؒ کے ہیں، اور وہ نسائیؒ کے رجال میں سے ہیں ان کی کتب ستہ میں حدیث نہیں ہے، اور ابن عونؒ نے اس حدیث میں موجود قول ”کفارا“ اور ”ضلالا“ کے مابین شک کیا ہے کہ کون سا جملہ کہا، اور کلثوم بن جبرؒ کے طریق سے جو روایت ہے اس میں ”کفارا“ بغیر کسی شک کے روایت کیا گیا ہے جیسا کہ آگے تخریج میں آتا ہے اور وہ روایت صحیح ہے اور اس بارے میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث رقم (3815) گزر

چکی ہے، وہاں ہم اس باب کی احادیث کی ترتیب کا ذکر کر چکے ہیں، اور بخاریؒ نے مختصرا اس حدیث کی تخریج ''التاریخ الاوسط'' 1/ 160 اسی سند کے ساتھ ابن ابی عدیؒ کے طریق سے کی ہے۔ اور امام بخاریؒ نے ''التاریخ الاوسط'' 1/ 237 میں اختصار اور طوالت کے ساتھ اس حدیث کی تخریج کی ہے، اور دولابی* نے ''الکنیٰ'' 1/ 47 اور الطبرانی نے ''الکبیر'' 22/ (912) و (913) میں کلثوم بن جبرؒ کے طریق سے بغیر شک کے روایت کیا ہے۔ اور اس حدیث کے بعض حصے کو ہیثمیؒ نے ''مجمع الزوائد'' 9/ 298 میں وارد کر کے کہا: طبرانیؒ نے ان تمام روایات کو روایت کیا ہے، اور عبداللہؒ نے مختصرا روایت کیا ہے، طبرانیؒ کی ایک حدیث کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔''

* [قال العلامة شعيب الأرنؤوط (إسناده قوي من أجل كلثوم بن جبر، وأما أبو حفص متابعه فلم نتبيَّنه].

'' ایک دوسرے مقام پر علامہ شعیب الارنؤوط کہتے ہیں: اس حدیث کی سند کلثوم بن جبرؒ کی باعث قوی ہے اور جہاں تک ابو حفص کی متابعت کا معاملہ ہے تو ہم پر یہ متابعت واضح نہیں ہو سکی''۔

(مسند أحمد ط الرسالة (311/29) حديث رقم : 17776).

* حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا أَبُو سَلَمَةَ مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ : ، ثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ كُلْثُومِ بْنِ جَبْرٍ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا غَادِيَةَ الْجُهَنِيَّ قَالَ : خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ . أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ : اسْمُ أَبِي غَادِيَةَ : يَسَارُ بْنُ سَبْعٍ.

(الكنى والأسماء للدولابي ذكر المعروفين بالكنى من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم أبو غادية الجهني يسار بن سبع رضي الله عنه حديث رقم247) ، (مسند أحمد ط الرسالة 250-251/ 27 بتحقيق : العلامة شعيب الأرنؤوط).

[حدثنا النعمان ، قال : حدثنا أحمد بن سنان ، قال : حدثنا يزيد بن هارون ، قال : حدثنا حماد بن سلمة ، عن كلثوم بن جبر ، وأبي حفص ، عن أبي الغادية ، قال : رأيت عمار بن ياسر ذكر عثمان بن عفان ، فقلت : لئن استمكنت من هذا ، فلما كان

يوم صفين وعليه السلاح ، فجعل يحمل حتى يدخل في القوم ، ثم يخرج ، فنظرت فإذا ركبته قد حسر عنها الدرع والساق ، فسددت نحوه الرمح ، فطعنت ركبته ، ثم قتلته ، فقال عمرو بن العاص : سمعت رسول الله - صلى الله عليه وسلم - يقول : " قاتله وسالبه في النار "].

”کلثوم بن جبرؒ اور ابو حفصؒ ابو غادیہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابو غادیہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے مدینہ میں عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کو عثمان رضی اللہ عنہ کی غیبت اور انہیں برا کہتے سنا میں نے ان کو قتل کی دھمکی دی اور کہا کہ اگر اللہ مجھے تم پر قدرت دے گا (تو ضرور تم کو قتل کردوں گا)، یوم صفین میں عمار رضی اللہ عنہ لوگوں پر حملہ کرنے لگے (تو کہا گیا کہ یہ عمار رضی اللہ عنہ ہیں)، میں نے دیکھا کہ ان کی ذرع/ ڈھال نے پنڈلی کی جگہ چھوڑ دی، تو میں نے ان کی اس خالی جگہ پر حملہ کیا اور گھٹنے میں نیزہ مارا جس سے وہ گر پڑے، میں نے انہیں قتل کردیا، عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرمارہے تھے: عمار رضی اللہ عنہ کا قاتل اور ان کا سامان لوٹنے والا دوزخ میں ہیں۔“

لم يرو هذا الحديث عن حماد بن سلمة إلا يزيد بن هارون . المعجم الأوسط للطبراني ٩٢٤٨ - باب النون - من اسمه نعمان - النعمان بن أحمد الواسطي. یزید بن ہارونؒ سے اس حدیث کو حماد بن سلمہؒ نے روایت کیا ہے، المعجم الاوسط طبرانی۔

(۱۲) امام قرطبی رحمہ اللہ:

۞ امام قرطبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں۔

[وكان إذا استأذن على معاوية وغيره يقول: قاتل عمار بالباب وكان يصف قتله إذا سئل عنه لا يباليه وفي قصته عجب عند أهل العلم].

”جب بھی ابو غادیہ رضی اللہ عنہ نے معاویہ رضی اللہ عنہ اور دوسروں سے اجازت لی یہ کہتے ہوئے لی کہ عمار رضی اللہ عنہ کا قاتل دروازے پر آیا ہے اور اُنہوں نے عمار رضی اللہ عنہ کو کس طرح قتل کیا اس

قصے کے متعلق سوال کرنے پر بیان کیا اور بے دھڑک بیان کیا اور کسی بات کی پرواہ بھی محسوس نہیں کی اس کا بیان کردہ قصہ اہل علم کے نزدیک عجیب ہے"۔

(الإستيعاب لابن عبد البر بهامش الإصابة لابن حجر العسقلاني 4/151).

(۱۳) ابو نعیم اصبہانی نے معرفۃ الصحابہؓ میں روایت کیا ہے:

[حَدَّثَنَا فَارُوقُ بْنُ عَبْدِ الْكَبِيرِ ، ثنا أَبُو مُسْلِمٍ الْكَشِّيُّ ، ثنا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، ثنا رَبِيعَةُ بْنُ كُلْثُومٍ ، ثنا أَبِي ، قَالَ : كُنْتُ بِوَاسِطَ الْقَصَبِ ، فَسَمِعْتُ أَبَا غَادِيَةَ الْجُهَنِيَّ ، يَقُولُ : بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قُلْتُ : يَمِينُكَ هَذِهِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، وَخَطَبَنَا يَوْمَ الْعَقَبَةِ ، فَقَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، أَلَا إِنَّ دِمَاءَكُمْ ، وَأَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا ، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا ، هَلْ بَلَّغْتُ ؟ قَالُوا : نَعَمْ ، قَالَ : اللَّهُمَّ اشْهَدْ ، ثُمَّ قَالَ : لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ رَوَاهُ خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ، وَعَبْدُ الْوَارِثِ ، وَمُوسَى التَّبُوذَكِيُّ ، عَنْ رَبِيعَةَ ، نَحْوَه.].

"ربیعہ بن کلثوم بن جبرؒ نے کہا کہ مجھ سے میرے والد (کلثوم بن جبرؒ) نے بیان کیا کہ میں واسط القصب میں تھا، میں نے ابو غادیہ رضی اللہ عنہ کو سنا وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی، راوی نے کہا کہ میں نے پوچھا کیا تم نے اپنے ہاتھ سے بیعت کی اُنہوں نے کہا ہاں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یوم عقبہ (یعنی دسویں ذی الحجہ) کو خطبہ سنایا کہ اے لوگو! خبردار تمہارے خون اور تمہارے مال اپنے پرودگار سے ملنے تک (یعنی موت تک) تم پر اس طرح حرام ہیں جس طرح تمہارے اس دن کی حرمت تمہارے اس دن کی حرمت تمہارے اس مہینے میں اور تمہارے اس شہر میں ہے دیکھو خبردار کیا میں نے پہنچا دیا؟ ہم لوگوں نے عرض کی جی ہاں، فرمایا: اے اللہ گواہ رہ، پھر فرمایا: کہ دیکھو خبردار میرے بعد تم لوگ کفر کی طرف نہ پلٹ جانا کہ تم میں سے ایک دوسرے کی گردن مارے۔ اس حدیث کو خالد بن حارث، اور عبد الوارث، اور موسیٰ تبوذکی نے بواسطہ ربیعہ اسی طرح روایت کیا ہے"۔

(معرفة الصحابة لأبي نعيم الأصبهاني الكنى أبو غادية الجهني بايع النبي صلى الله عليه

وسلم ، وشهد خطبته ، حديثه عند : ربيعة بن كلثوم ، عن أبيه عنه حديث رقم 6320)

(۱۴) امام طبرانی رحمہ اللہ کی روایت کردہ حدیث:

[حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ الْمَكِّيُّ ، ثنا يَحْيَى بْنُ عُمَرَ اللَّيْثِيُّ ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كُلْثُومِ بْنِ جَبْرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي قَالَ : كُنَّا عِنْدَ عَنْبَسَةَ بْنِ سَعِيدٍ فَرَكِبْتُ يَوْمًا إِلَى الْحَجَّاجِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو غَادِيَةَ الْجُهَنِيُّ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ : قُومُوا إِلَيْهِ فَأَنْزِلُوهُ فَقُولُوا : الْآنَ تَرْجِعُ فَخَرَجْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ : الْآنَ تَرْجِعُ فَنَزَلَ فَدَخَلَ عَبْدُ الْأَعْلَى فَاسْتَسْقَى فَأُتِيَ بِمَاءٍ فِي قَدَحِ زُجَاجٍ فَأَبَى أَنْ يَشْرَبَ فِي الزُّجَاجِ ، ثُمَّ أُتِيَ بِهِ فِي قَدَحِ نُضَارٍ فَشَرِبَ ، فَقَالَ : بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَرُدُّ عَلَى أَهْلِي الْمَالَ ، فَقَالَ رَاشِدُ بْنُ أَبْيَضَ وَكَانَ مَعِي عِنْدَ عَبْدِ الْأَعْلَى : أَبِيَمِينِكَ هَذِهِ ؟ فَانْتَهَرَهُ عَبْدُ الْأَعْلَى ، وَقَالَ : اقْتَسَمَا لَهُ قَالَ : وَشَهِدْتُ خُطْبَتَهُ يَوْمَ الْعَقَبَةِ وَهُوَ يَقُولُ : إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا أَلَا لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ أُحِيطَ بِعُثْمَانَ سَمِعْتُ رَجُلًا وَهُوَ يَقُولُ : أَلَا لَا تَقْتُلْ هَذَا؟ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ ، فَإِذَا هُوَ عَمَّارٌ فَلَوْلَا مَنْ كَانَ خَلْفَهُ مِنْ أَصْحَابِهِ لَوَطَّنْتُ بَطْنَهُ فَقُلْتُ : اللَّهُمَّ إِنْ تَشَأْ أَنْ يُلْقِينِيهِ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ صِفِّينَ إِذَا أَنَا بِرَجُلٍ شَرٍّ يَقُودُ كَتِيبَةً رَاجِلًا فَنَظَرْتُ إِلَى الدِّرْعِ فَانْكَسَفَ عَنْ رُكْبَتِهِ فَأَطْعُنُهُ فَإِذَا هُوَ عَمَّارٌ].

"کلثوم بن جبر رحمہ اللہ کہتے ہیں: ہم عنبسہ بن سعید رحمہ اللہ کے پاس تھے ایک دن میں حجاج کے پاس گیا پس اس کے پاس ایک شخص آیا جسے ابوغادیہ جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تو عبدالاعلیٰ بن عبداللہ رحمہ اللہ نے عنبسہ بن سعید رحمہ اللہ کو کہا اُن کے پاس جاؤ اور اُنہیں نیچے لاؤ اور کہو: اب تم واپس آؤ گے، چنانچہ ہم اُن کے پاس گئے، اور ہم نے اُن سے کہا: اب تم واپس جاؤ، وہ نیچے چلا گیا، اور عبدالاعلیٰ رحمہ اللہ اندر گئے اور پانی لیا، اور ایک گلاس میں پانی لایا گیا، لیکن اُنہوں نے پینے سے انکار کر دیا۔۔۔۔ باقی عبارت کا ترجمہ اوپر کی احادیث میں موجود ہے۔۔۔ یہاں

تک کہ جس دن عثمان رضی اللہ عنہ کو گھیر لیا گیا، میں نے ایک آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنا: کیا تم اس آدمی کو قتل نہیں کرو گے؟ تو میں نے اُس کی طرف دیکھا تو وہ عمار رضی اللہ عنہ تھے، اگر اُن کے پیچھے اُن کے ساتھی نہ ہوتے تو میں اس کے پیٹ پر حملہ کرتا۔۔۔پس میں نے صفین والے دن اُن کے گھٹنے پر نیزہ مار کر زخمی کر دیا دیکھا تو وہ عمار رضی اللہ عنہ تھے۔"

(۱۵) امام طبرانی رحمہ اللہ کی روایت کردہ حدیث:

[حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، وَأَبُو مُسْلِمٍ الْكَشِّيُّ ، قَالَا : ثنا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، ثنا رَبِيعَةُ بْنُ كُلْثُومٍ ، ثنا أَبِي ، قَالَ : كُنْتُ بِوَاسِطِ الْقَصَبِ عِنْدَ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ فَقَالَ الْآذِنُ : هَذَا أَبُو غَادِيَةَ الْجُهَنِيُّ فَقَالَ عَبْدُ الْأَعْلَى : أَدْخِلُوهُ ، فَدَخَلَ وَعَلَيْهِ مُقَطَّعَاتٌ لَهُ رَجُلٌ طُوَالٌ ضَرْبٌ مِنَ الرِّجَالِ كَأَنَّهُ لَيْسَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ ، فَلَمَّا أَنْ قَعَدَ قَالَ : بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ : بِيَمِينِكَ ، قَالَ : نَعَمْ ، خَطَبَنَا يَوْمَ الْعَقَبَةِ ، فَقَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَلَا إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا ، أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟ قَالُوا : نَعَمْ قَالَ : اللَّهُمَّ اشْهَدْ قَالَ : لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ قَالَ : وَكُنَّا نَعُدُّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ مِنْ خِيَارِنَا قَالَ : فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ صِفِّينَ أَقْبَلَ يَمْشِي أَوَّلَ الْكَتِيبَةِ رَاجِلًا حَتَّى إِذَا كَانَ مِنَ الصَّفَّيْنِ طَعَنَ رَجُلًا فِي رُكْبَتِهِ بِالرُّمْحِ ، فَعَثَرَ فَانْكَفَأَ الْمِغْفَرُ عَنْهُ فَضَرَبْتُهُ ، فَإِذَا هُوَ رَأْسُ عَمَّارٍ قَالَ : يَقُولُ مَوْلَى لَنَا : أَيُّ يَدٍ كَفَتَاهُ ؟ قَالَ : فَلَمْ أَرَ رَجُلًا أَبْيَنَ ضَلَالَةً عِنْدِي مِنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا سَمِعَ ، ثُمَّ قَتَلَ عَمَّارًا]

"ربیعہ بن کلثوم بن جبر رحمہ اللہ نے کہا کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ میں واسط القصب میں عبدالاعلیٰ بن عبداللہ بن عامر رحمہ اللہ کے پاس تھا، میں نے کہا اجازت دیجئے، یہ ابو غادیہ جہنی رضی اللہ عنہ ہیں، عبدالاعلیٰ رحمہ اللہ نے کہا کہ انہیں اندر لاؤ، وہ اس طرح اندر آیا کہ جسم پر چھوٹے چھوٹے کپڑے تھے، وہ لانبا اور ایسا تھا کہ گویا اس امت کا آدمی ہی نہیں ہے، جب بیٹھ

گیا تو اس نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی، راوی نے کہا کہ میں نے پوچھا، کیا تم نے اپنے ہاتھ بیعت کی اس نے کہا ہاں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یوم عقبہ (یعنی دسویں ذی الحجہ) کو خطبہ سنایا کہ اے لوگو! خبردار تمہارے خون اور تمہارے مال اپنے پروردگار سے ملنے تک (یعنی موت تک) تم پر اس طرح حرام ہیں جس طرح تمہارے اس دن کی حرمت تمہارے اس مہینے میں اور تمہارے اس شہر میں ہے، دیکھو خبردار، کیا میں نے پہنچا دیا؟ ہم لوگوں نے عرض کی جی ہاں!، فرمایا: اے اللہ گواہ رہ، پھر فرمایا: کہ دیکھو خبردار میرے بعد تم لوگ کفر کی طرف نہ پلٹ جانا کہ تم میں سے ایک دوسرے کی گردن مارے، (اس نے اسی میں یہ مضمون شامل کیا کہ) ہم لوگ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو اپنے اندر رحمت خیال کرتے تھے، جس وقت ہم مسجد قبا میں بیٹھے تھے تو اتفاق سے عمار رضی اللہ عنہ، عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو کہہ رہے تھے کہ خبردار یہ نعثل یہودی، میں ادھر ادھر دیکھنے لگا، اگر مجھے ان کے خلاف مددگار مل جاتے تو انہیں ضرور کچل دیتا اور قتل کر دیتا، میں نے کہا اے اللہ اگر تو چاہے مجھے عمار پر قادر کر سکتا ہے جنگ صفین میں وہ لشکر کے آگے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے پیادہ آئے، جب وہ دونوں لشکروں کے درمیان تھے تو انہیں ایک شخص نے تنہا دیکھ کر گھٹنے میں نیزہ مارا جس سے وہ گر پڑے اور خود سر سے اتر گیا، میں نے اسے تلوار ماری تو اتفاق سے عمار رضی اللہ عنہ کے سر پر پڑی۔"

(۱۶) ابن سعدؒ بیان کرتے ہیں:

[أَخْبَرَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالُوا: أَخْبَرَنَا رَبِيعَةُ بْنُ كُلْثُومِ بْنِ جَبْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: " كُنْتُ بِوَاسِطِ الْقَصَبِ عِنْدَ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ، فَقُلْتُ: الْإِذْنُ، هَذَا أَبُو غَادِيَةَ الْجُهَنِيُّ، فَقَالَ عَبْدُ الْأَعْلَى: أَدْخِلُوهُ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ مُقَطَّعَاتٌ لَهُ، فَإِذَا رَجُلٌ طُوَالٌ، ضَرْبٌ مِنَ الرِّجَالِ، كَأَنَّهُ لَيْسَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ، فَلَمَّا أَنْ قَعَدَ قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلّى الله عليه وسلم قُلْتُ: بِيَمِينِكَ، قَالَ: نَعَمْ، وَخَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صلّى الله عليه وسلم يَوْمَ الْعَقَبَةِ، فَقَالَ: "يَا أَيُّهَا النَّاسُ، أَلَا إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ إِلَى أَنْ تَلْقَوْا رَبَّكُمْ كَحُرْمَةِ

يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟" ، فَقُلْنَا: نَعَمْ، فَقَالَ: "اللَّهُمَّ اشْهَدْ" ، ثُمَّ قَالَ: "أَلَا لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ" . قَالَ: ثُمَّ أَتْبَعَ ذَا فَقَالَ: إِنَّا كُنَّا نَعُدُّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ فِينَا حَنَانًا، فَبَيْنَا أَنَا فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ إِذْ هُوَ يَقُولُ: أَلَا إِنَّ نَعْثَلًا هَذَا لِعُثْمَانُ، فَالْتَفَتُّ فَلَوْ أَجِدُ عَلَيْهِ أَعْوَانًا لَوَطِئْتُهُ حَتَّى أَقْتُلَهُ، قَالَ: قُلْتُ: اللَّهُمَّ إِنَّكَ إِنْ تَشَأْ تُمْكِنِّي مِنْ عَمَّارٍ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ صِفِّينَ أَقْبَلَ يَسْتَنُّ أَوَّلَ الْكَتِيبَةِ رَجُلًا، حَتَّى إِذَا كَانَ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ فَأَبْصَرَ رَجُلٌ عَوْرَةً فَطَعَنَهُ فِي رُكْبَتِهِ بِالرُّمْحِ، فَعَثَرَ فَانْكَشَفَ الْمِغْفَرُ عَنْهُ، فَضَرَبْتُهُ فَإِذَا رَأْسُ عَمَّارٍ. قَالَ: فَلَمْ أَرَ رَجُلًا أَبْيَنَ ضَلَالَةً عِنْدِي مِنْهُ إِنَّهُ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا سَمِعَ، ثُمَّ قَتَلَ عَمَّارًا قَالَ: " وَاسْتَسْقَى أَبُو غَادِيَةَ فَأُتِيَ بِمَاءٍ فِي زُجَاجٍ فَأَبَى أَنْ يَشْرَبَ فِيهَا، فَأُتِيَ بِمَاءٍ فِي قَدَحٍ فَشَرِبَ، فَقَالَ رَجُلٌ عَلَى رَأْسِ الْأَمِيرِ قَائِمٌ بِالنَّبَطِيَّةِ: أَوَى يَدٍ كَفْتَا، يَتَوَرَّعُ عَنِ الشَّرَابِ فِي زُجَاجٍ وَلَمْ يَتَوَرَّعْ عَنْ قَتْلِ عَمَّارٍ "]

''کلثوم بن جبرؒ کہتے ہیں کہ ہم عبدالاعلی بن عبداللہ بن عامرؒ کے ساتھ واسط القصب میں تھے تو اجازت لینے والے نے کہا ابو غادیہ الجھنی رضی اللہ عنہ ہیں تو عبدالاعلیؒ نے کہا اس کو اندر لاؤ تو ابو غادیہ رضی اللہ عنہ جو ٹکڑے شدہ کپڑے پہنے اور طویل قامت تھے گویا کہ وہ اس علاقے کے نہ تھے داخل ہوئے چنانچہ جب وہ بیٹھ گئے تو کہا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی تو میں نے کہا پختہ بیعت تو ابو غادیہ رضی اللہ عنہ نے کہا بالکل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عقبہ کے دن خطاب کیا اور کہا کہ اے لوگوں تمہارا خون اور مال ایسے ہی ایک دوسرے کے لئے حرام ہے جیسے اس دن، اس مہینہ اور اس شہر میں حرام ہو۔ پس پھر کہا کیا میں نے پیغام ارسال کیا تو حاضرین نے کہا بیشک تو کہا گواہ رہنا اور مزید کہا کہ میرے بعد کافرمت ہوجانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارتے ہوئے۔ اور ابو غادیہ رضی اللہ عنہ نے مزید کہا کہ ہم عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کو بہت اچھا سمجھا کرتے تھے اور ماجرہ یہ ہوا کہ ہم مسجد قبا میں تھے تو عمار یاسر رضی اللہ عنہما نے عثمان رضی اللہ عنہ کو نعثل کہا (یہودی بڈھا) تو میں نے سوچا کہ اگر مجھے مددگار

ملیں تو اس پر حملہ کر کے اس کو قتل کر دیتا۔ اور میں نے دعا مانگی اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھے عمار رضی اللہ عنہ پر قابو دے سکتا ہے چنانچہ صفین کی جنگ میں عمار رضی اللہ عنہ پیدل چلتے ہوئے ہراول دستہ میں تھے۔ اور یوں جنگ چل رہی تھی کہ ایک بندے نے موقعہ دیکھ کر عمار رضی اللہ عنہ کی ران پر تیر

مارا جس کی وجہ سے وہ نیچے گر گئے اور ان کا سر منکشف ہوا چنانچہ میں نے ان کے سر پر مارا مبادا معلوم ہوا کہ وہ عمار رضی اللہ عنہ کا سر تھا۔ راوی نے کہا میں نے اس شخص سے غیر ہدایت یافتہ شخص کو نہیں دیکھا۔ اگر چہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عمار رضی اللہ عنہ کے بارے میں جو سنا سو سنا۔ چنانچہ ابو غادیہ رضی اللہ عنہ نے پانی مانگا تو ایک شیشہ کے برتن میں لا کر اُنہیں دیا گیا جس کو اُنہوں نے منع کیا اور پھر ایک مٹی کے پیالہ میں لایا گیا تو اُنہوں نے پی لیا، تو ایک شخص جو تیر باندھے امیر کے سر پر کھڑا تھا اس نے کہا یہ شیشے کے جام میں تو پینے سے کتراتا ہے اور قتل عمار رضی اللہ عنہ میں ذرا سا بھی نہیں کترایا۔''

(۱۷) امام ہیثمیؒ کا قول:

(قال في المجمع (9/298) رواه كله الطبراني وعبد الله (4/76) باختصار ورجال أحد اسنادي الطبراني رجال الصحيح ، ورواه احمد (4/76 ، 5/68) مختصرا).

''امام ہیثمیؒ مجمع الزوائد (۹/ ۲۹۸) میں کہتے ہیں: ان تمام روایات کو طبرانیؒ نے روایت کیا اور عبد اللہ بن احمدؒ نے اس کو اختصار کے ساتھ روایت کیا ہے، اور طبرانی کی ایک روایت کی سند کے راوی صحیح کے راوی ہیں، اور امام احمدؒ نے (۴/ ۷۶ اور ۵/ ۶۸) میں مختصراً روایت کیا ہے''۔

(المعجم الكبير للطبراني : 22/363 حديث رقم : 912 - تحقيق و تخريج احاديث : حمدي عبد المجيد سلفي - ناشر : مكتبة ابن تيمية - قاهرة) ،(المعجم الكبير للطبراني من اسمه يعيش حديث رقم 17540).

(۱۸) علامہ ابن قتیبہؒ کی تحقیق:

[وحدثني الزيادي قال حدثنا عبد الوارث بن سعيد قال حدثنا ربيعة ابن كلثوم بن جبر قال حدثني أبي قال حدثني أبو الغادية

قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ألا لا ترجعوا بعدى كفارا يضرب بعضكم رقاب بعض قال أبو الغادية وسمعت عمارا يذكر عثمان في المسجد قال وكان يدعى فينا جبانا ويقول إن نعثلا هذا يفعل ويفعل ويعيبه فلو وجدت عليه أعوانا يومئذ لوطئته حتى أقتله فبينما أنا يوم صفين إذا به أول الكتيبة فطعنه رجل في ركبته فانكشف المغفر عن رأسه فضربت رأسه فإذا رأس عمار قد ندر قال أبى فما رأيت شيخا أضل منه يروى أنه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول ما قال ثم ضرب عنق عمار].

''مجھ سے حدیث بیان کی وہ کہتے ہیں ہم سے بیان کیا عبدالوارث بن سعیدؒ نے وہ کہتے ہیں ہم سے بیان کیا ربیعہ ابن کلثوم بن جبرؒ نے وہ کہتے مجھے سے میرے والد کلثوم بن جبرؒ نے بیان کیا وہ کہتے ہیں مجھ سے ابوالغادیہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: ابوغادیہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا کہ میرے بعد کافر مت ہوجانا اور ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو، ابوغادیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عمار رضی اللہ عنہ کو عثمان رضی اللہ عنہ کا ذکر مسجد میں کرتے ہوئے سنا۔ اور اُس کو ہمارے درمیان بزدل کہا جاتا تھا اور عمار رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ یہ نعثل (یہودی بڈھا) یہ کرتا ہے اور یہ کرتا اور عثمان رضی اللہ عنہ کی عیب جوئی کی، پس میرے پاس اگر اس دن مددگار ہوتے تو میں عمار پر حملہ کر کے قتل کرتا، بس پھر ہوا یوں کہ صفین کے معرکہ میں عمار ہراول دستہ میں جنگ کر رہے تھے کہ ایک شخص نے ان کی ران پر نیزہ مارا اور اس سے ان کے سر کے اوپر خود (جو جنگ میں پہنی جاتی تھی) وہ کھل گئی تو میں نے ان کے سر پر وار کیا جس سے عمار کا سر کھل گیا۔ پس کلثوم نے کہا کہ میں نے اس بڈھے سے زیادہ گمراہ کسی کو نہ دیکھا کہ پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک قول نقل کرتا ہے اور پھر عمار رضی اللہ عنہ کا سر قلم کرتا ہے۔''

(المعارف - ابن قتيبة - الصفحة 257).

اس روایت کے راوی ثقہ ہیں

- محمد بن زیاد بن عبید اللہ بن زیاد الزیادی جن کو امام ذہبی نے امام حافظ اور ثقہ کہا۔

(سير اعلام النبلاء 11/154)

- عبدالوارث بن سعید یہ ثقہ ثبت اور حافظ حدیث ہیں۔

(سير اعلام النبلاء : 8/300)

- کلثوم بن جبر بصری ہیں، ابو محمد کنیت ہے ابو جبر بھی کنیت ہے
- امام احمد نے ثقہ کہا ہے۔
- ابن حجر نے کہا صدوق خطاء کرتا ہے
- امام ذہبی نے اس کی توثیق کی ہے۔
- محمد بن سعد نے کہا معروف ہے اس سے احادیث مروی ہیں
- تحریر تقریب التہذیب میں ہے: صدوق حسن الحدیث اور یہ اس کی توثیق کے قریب ہے۔
- یحیی بن معین نے کہا: ثقہ ہے۔

(۱۹) علامہ ناصر الدین الالبانی کی تحقیق:

"قاتل عمار وسالبه في النار". (حديث رقم :2008)

[رواه أبو محمد المخلدي في " ثلاثة مجالس من الأمالي " (75 / 1 - 2) عن ليث عن مجاهد عن عبد الله بن عمرو مرفوعا.

قلت: وهذا إسناد ضعيف، ليث - وهو ابن أبي سليم - كان اختلط. لكن لم ينفرد به، فقال عبد الرحمن بن المبارك: حدثنا المعتمر بن سليمان عن أبيه عن مجاهد به. أخرجه الحاكم (3/ 387) وقال: "تفرد به عبد الرحمن بن المبارك وهو ثقة مأمون، فإذا كان محفوظا، فإنه صحيح على شرط الشيخين".

قلت: له طريق أخرى، فقال الإمام أحمد (198/4) وابن سعد في "الطبقات" (260/3 - 261) والسياق له: أخبرنا عثمان بن مسلم

قال: أخبرنا حماد بن سلمة أخبرنا أبو حفص وكلثوم بن جبير عن أبي غادية قال : "سمعت عمار بن ياسر يقع في عثمان يشتمه بالمدينة، قال: فتوعدته بالقتل، قلت: لئن أمكنني الله منك لأفعلن، فلما كان يوم صفين جعل عمار يحمل على الناس، فقيل: هذا عمار، فرأيت فرجة بين الرئتين وبين الساقين، قال: فحملت عليه فطعنته في ركبته، قال، فوقع فقتلته، فقيل: قتلت عمار بن ياسر؟ ! وأخبر عمرو بن العاص، فقال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: (فذكره) ، فقيل لعمرو بن العاص: هو ذا أنت تقاتله؟ فقال: إنما قال: قاتله وسالبه".

قلت: وهذا إسناد صحيح، رجاله ثقات رجال مسلم، وأبو الغادية هو الجهني وهو صحابي كما أثبت ذلك جمع، وقد قال الحافظ في آخر ترجمته من "الإصابة" بعد أن ساق الحديث، وجزم ابن معين بأنه قاتل عمار: "والظن بالصحابة في تلك الحروب أنه كانوا فيها متأولين، وللمجتهد المخطىء أجر، وإذا ثبت هذا في حق آحاد الناس، فثبوته للصحابة بالطريق الأولى".

وأقول: هذا حق، لكن تطبيقه على كل فرد من أفرادهم مشكل لأنه يلزم تناقض القاعدة المذكورة بمثل حديث الترجمة، إذ لا يمكن القول بأن أبا غادية القاتل لعمار مأجور لأنه قتله مجتهدا، ورسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: "قاتل عمار في النار"! فالصواب أن يقال: إن القاعدة صحيحة إلى ما دل الدليل القاطع على خلافها، فيستثنى ذلك منها كما هو الشأن هنا وهذا خير من ضرب الحديث الصحيح بها. والله أعلم. ومن غرائب أبي الغادية هذا ما رواه عبد الله بنأحمد في "زوائد المسند" (76/4) عن ابن عون عن كلثوم بن جبر قال: "كنا بواسط القصب عند عبد الأعلى بن عبد الله بن عامر، قال: فإذا عنده رجل يقال له: أبو

الغادية، استسقى ماء، فأتي بإناء مفضض، فأبى أن يشرب، وذكر النبي صلى الله عليه وسلم ، فذكر هذا الحديث: لا ترجعوا بعدي كفارا أو ضلالا - شك ابن أبي عدي - يضرب قال: بعضكم رقاب بعض (1-). فإذا رجلا يسب فلانا، فقلت : والله لئن أمكنني الله منك في كتيبة، فلما كان يوم صفين، إذا أنا به وعليه درع، قال: ففطنت إلى الفرجة في جربان الدرع، فطعنته، فقتلته، فإذا هو عمار بن ياسر! قال: قلت: وأي يد كفتاه، يكره أن يشرب في إناء مفضض وقد قتل عمار ابن ياسر؟ !".

قلت: وإسناده صحيح أيضا. والحديث رواه الحسن بن دينار عن كلثوم بن جبر المرادي عن أبي الغادية قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: فذكره. أخرجه ابن عدي (1/85) وابن أبي حاتم في " العلل " (421/2) . قلت: وهذا من تخاليط الحسن بن دينار، فإن الحديث ليس من رواية أبي الغادية عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ، بينهما عمرو بن العاص كما في الرواية السابقة.]

" اس حدیث کو ابو محمد المخلدی نے " ثلاثہ مجالس من الامالی " (۷۵/۱-۲) میں بواسطہ لیث وہ بواسطہ مجاہد وہ بواسطہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا ہے۔ علامہ الالبانی کہتے ہیں: یہ سند ضعیف ہے، لیث ابن ابی سلیم ہے- یہ مختلط ہو گیا تھا۔ لیکن اس حدیث کو بیان کرنے میں یہ اکیلا نہیں ہے، پس اس حدیث کو عبد الرحمن بن مبارک نے بیان کیا ہے حدثنا معتمر بن سلیمان عن ابیہ عن مجاہد اسی سند اور اسی متن کے ساتھ حدیث کو بیان کیا۔ اس حدیث کو حاکم نے (۳/ ۳۸۷) نے تخریج کر کے کہا: عبد الرحمن بن مبارک اس حدیث کو بیان کرنے میں منفرد ہیں اور وہ ثقہ مامون ہیں، پس اگر چہ یہ حدیث محفوظ ہو تو یہ حدیث بخاری اور مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔ علامہ الالبانی کہتے ہیں: اس حدیث کا ایک دوسرا طرق بھی ہے، امام احمد (۴/ ۱۹۸) اور ابن سعد " الطبقات (۳ /۲۶۱-۲۶۲) کہتے ہیں: اور متن ابن سعد کا ہے اخبرنا عثمان بن مسلم قال

اخبرنا حماد بن سلمه قال اخبرنا ابو حفص و كلثوم بن جبير عن أبی غادیه کہتے ہیں: میں نے مدینہ میں عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کو عثمان رضی اللہ عنہ کی غیبت کرتے اور انہیں برا کہتے سنا میں نے دھمکی دی اور کہا کہ اگر اللہ مجھے تم پر قدرت دے گا توضرور تم کو قتل کر دوں گا، یوم صفین میں عمار رضی اللہ عنہ لوگوں پر حملہ کرنے لگے تو کہا گیا کہ یہ عمار رضی اللہ عنہ ہیں، میں نے ان کی زرہ میں ایک سوراخ دونوں پھیپھڑوں اور پنڈلیوں کے درمیان دیکھا، ان پر حملہ کیا اور گھٹنے میں نیزہ مارا جس سے وہ گر پڑے، میں نے انہیں قتل کر دیا، پھر کہا گیا کہ تو نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کو قتل کر دیا، میں عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو خبر دے رہا تھا تو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ان کا قاتل اور ان کا سامان جنگ چھیننے والا دوزخ میں ہوگا، عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ اگر یہ بات ہے تو تم نے عمار رضی اللہ عنہ سے قتال کیوں کیا؟، انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ان کا قاتل اور سالب فرمایا۔

علامہ الالبانی کہتے ہیں: یہ سند صحیح ہے، اس حدیث کے رجال ثقہ ہیں مسلم کے رجال ہیں، اور ابو الغادیہ رضی اللہ عنہ وہ جہنی ہے اور وہ صحابی ہے جیسا کہ یہ بات محدثین کی جماعت سے ثابت ہے، اور حافظ ابن حجر نے الاصابہ میں ابو غادیہ رضی اللہ عنہ کے ترجمے کے آخر میں اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد کہا ہے کہ ابن معین نے جزم کے ساتھ اس بات کا اقرار کیا ہے ابو غادیہ رضی اللہ عنہ عمار رضی اللہ عنہ کے قاتل ہیں: اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں گمان یہی ہے کہ وہ اپنی جنگوں میں تاویل کرنے والوں میں سے تھے، اور مجتہد اگر خطا کرتا ہے تو اس کے لئے بھی ایک اجر ہے، اور اگر یہ بات کسی ایک شخص کے لئے لوگوں میں سے ثابت ہو جائے، تو صحابہ رضی اللہ عنہم کے لئے تو اس کا ثابت ہونا بطریق اولیٰ ہے۔

❁ ناصر الدین الالبانی کہتے ہیں:

ابن حجر کے اس قول کے بارے میں شیخ البانی فرماتے ہیں:

[ان کا یہ قول مبنی بر حق ہے مگر امت کے ہر فرد پر اس کا اطلاق مشکل ہے، اس لیے کہ اس طرح قاعدہ مذکورہ اس حدیث کے مناقض ہوگا]:

''عمار رضی اللہ عنہ کا قاتل اور ان کے جسم سے ساز و سامان اتارنے والا جہنمی ہے۔'' اس لیے

کہ یہ کہنا ممکن نہیں ہے کہ عمار رضی اللہ عنہ کے قاتل ابوغادیہ رضی اللہ عنہ کو اجر وثواب سے نوازا جائے گا، کیونکہ اس نے عمار رضی اللہ عنہ کو اجتہاد کرتے ہوئے قتل کیا تھا اور یہ اس لیے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''عمار رضی اللہ عنہ کا قاتل جہنمی ہے۔'' دریں حالات یہ کہنا صائب ہوگا کہ یہ قاعدہ صحیح ہے الا یہ کہ کوئی قطعی دلیل اس کے خلاف پر دلالت کرے تو وہ صورت اس سے مستثنیٰ ہوگی جیسا کہ اس جگہ ہے۔ یہ اس سے بہتر ہے کہ اس قاعدہ کی روسے صحیح حدیث کو مسترد کر دیا جائے۔ واللہ اعلم''۔

اور ابوالغادیہ رضی اللہ عنہ کی عجیب باتوں میں سے ایک یہ ہے جس کو عبداللہ بن احمد نے ''زوائد المسند'' (۴/ ۷۶) میں بواسطہ ابن عونؒ وہ بواسطہ کلثوم بن جبرؒ روایت کرتے ہیں کہتے ہیں: میں واسط القصب میں عبد الاعلیٰ بن عبد اللہ بن عامرؒ کے پاس تھا، میں نے کہا اجازت دیجئے، یہ ابوغادیہ جہنی رضی اللہ عنہ ہے، عبدالاعلیؒ نے کہا کہ اسے اندر لاؤ، وہ اس طرح اندر آیا کہ جسم پر چھوٹے چھوٹے کپڑے تھے، وہ لانبا اور ایسا تھا کہ گویا اس امت کا آدمی ہی نہیں ہے، جب بیٹھ گیا تو اس نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی، راوی نے کہا کہ میں نے پوچھا، کیا تم نے اپنے ہاتھ سے بیعت کی اس نے کہا ہاں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یوم عقبہ (یعنی دسویں ذی الحجہ) کو خطبہ سنایا کہ اے لوگو خبردار تمہارے خون اور تمہارے مال اپنے پروردگار سے ملنے تک (یعنی موت تک) تم پر اس طرح حرام ہیں جس طرح تمہارے اس دن کی حرمت تمہارے اس مہینے میں اور تمہارے اس شہر میں ہے، دیکھو خبردار، کیا میں نے تمہیں پہنچا دیا؟ ہم لوگوں نے عرض کی جی ہاں، فرمایا: اے اللہ گواہ رہ، پھر فرمایا کہ دیکھو میرے بعد تم لوگ کفر کی طرف نہ پلٹ جانا یا ضلالت کی طرف نہ پلٹ جانا - ابن ابی عدیؒ نے شک کیا - کہ تم میں سے ایک دوسرے کی گردن مارے۔ اس نے اسی میں یہ مضمون شامل کیا کہ ہم لوگ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کو اپنے اندر رحمت خیال کرتے تھے، پس جب کوئی شخص کسی کو برا بھلا کہے، تو میں نے انہیں قتل کی دھمکی دی اور کہا کہ اگر مجھے تم پر قدرت دے گا تو ضرور تم کو قتل کروں گا، یوم صفین میں عمار رضی اللہ عنہ لوگوں پر حملہ کرنے لگے تو کہا گیا یہ عمار رضی اللہ عنہ ہیں، میں نے ایک سوراخ ان کی زرہ میں دیکھا، ان پر حملہ کیا (اور گھٹنے میں) نیزہ مارا (جس سے وہ گر پڑے)، پس میں نے انہیں قتل کر دیا، تو وہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما تھے! راوی نے کہا: شیشے کے برتن میں پانی پینے

سے تو کراہت کرتا ہے اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کو قتل کرنے سے کراہت نہیں کی؟!

میں ناصر الدین اللالبانی کہتا ہوں: اس روایت کی سند بھی صحیح ہے۔ اور حدیث کو کلثوم بن جبر المرادیؒ سے حسن بن دینار نے روایت کیا ہے اور کلثوم بن جبر المرادی نے اس حدیث کو ابو غادیہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ فرما رہے تھے : پس حدیث ذکر کی۔ اس حدیث کی تخریج ابن عدی (۸۵ /۱) اور ابن ابی حاتم نے ''العلل'' (۲ /۴۲۱) میں کی ہے۔ میں الالبانی کہتا ہوں: یہ حسن بن دینار کے اختلاط میں سے ہے کیونکہ یہ ابو الغادیہ رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث نہیں ہے ان دونوں کے درمیان عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ ہیں جیسا کہ پچھلی روایت میں یہ بات موجود ہے۔''

(سلسلة الأحاديث الصحيحة وشيء من فقهها وفوائدها - 18/5-20 للشيخ ناصر الدين الالبانى).

(۲۰) شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

[وقد دخل في الفتنة خلق من هؤلاء المشهود لهم بالجنة والذي قتل عمار بن ياسر هو أبو الغادية وقد قيل إنه من أهل بيعة الرضوان].

'' اور اس فتنے میں وہ لوگ بھی داخل ہوئے جنہیں جنت کی بشارت دی گئی تھی اور جس نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کو قتل کیا وہ ابو الغادیہ رضی اللہ عنہ ہیں اور کہا جاتا ہے کہ وہ بیعت رضوان والوں میں سے تھے''۔

(منهاج السنة النبوية في نقض كلام الشيعة القدرية المؤلف: تقي الدين أبو العباس أحمد بن عبد الحليم بن عبد السلام بن عبد الله بن أبي القاسم بن محمد ابن تيمية الحراني الحنبلي الدمشقي (المتوفى:728هـ) المحقق: محمد رشاد سالم الناشر: جامعة الإمام محمد بن سعود الإسلامية الطبعة: الأولى،1406هـ - 1986 (6/ 204) .

(۲۱) امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

[٣٩٣٨ - يسار بن سبع، أبو غادية الجهني• قال الدَّارَقُطْنِيّ: هو أبو الغادية، يسار بن سبع، له صحبة، روى عن النبي - صلى الله

عليه وسلم - " لا ترجعوا بعدي كفارًا، يضرب بعضكم رقاب بعض." ، و هو قاتل عمار بن ياسر، رحمه الله، بصفين، روى عنه كلثوم بن جبير، شهد صفين مع معاوية].

''یسار بن سبع، ابو غادیہ جہنی رضی اللہ عنہ، امام دارقطنیؒ فرماتے ہیں: ابو غادیہ رضی اللہ عنہ جن کا نام یسار بن سبع ہے، صحابی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کی ہے: میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ ابو غادیہ جہنی رضی اللہ عنہ نے عمار بن یاسر رحمہ اللہ کو صفین میں قتل کیا ہے، ابو غادیہ رضی اللہ عنہ سے کلثوم بن جبیرؒ نے روایت کی ہے، معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ صفین میں حاضر تھے''۔

(موسوعة أقوال أبي الحسن الدارقطني في رجال الحديث وعلله تأليف : مجموعة من المؤلفين (الدكتور محمد مهدي المسلمي - أشرف منصور عبد الرحمن - عصام عبد الهادي محمود - أحمد عبد الرزاق عيد - أيمن إبراهيم الزاملي - محمود محمد خليل) الطبعة: الأولى، 2001م الناشر: عالم الكتب للنشر والتوزيع - بيروت، لبنان (2/ 724) - » المؤتلف والمختلف « 4 1793، و "سؤالات السلمي" (412) - (تاريخ الإسلام ووفيات المشاهير والاعلام - مؤرخ الإسلام شمس الدين ابي عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي - تحقيق : الدكتور بشار عواد معروف :2/330) .

(۲۲) سعد الملک/ ابو نصر علی بن ہبۃ اللہ بن جعفر بن ماکولا (المتوفی: ۴۷۵ھ) فرماتے ہیں:

[وأما غادية بغين معجمة فهو أبو الغادية يسار بن سبع، له صحبة ورواية عن النبي صلى الله عليه وسلم، روى عنه كلثوم بن جبر، يقال: هو الذي قتل عمار بن ياسر وقال عبيدة بن حميد عن عبد الملك بن عمير عن رجل يكنى أبا الغادية].

''اور جہاں تک غادیہ کا تعلق ہے تو وہ ابو الغادیہ یسار بن سبع رضی اللہ عنہ ہے، صحابی ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے، اس سے کلثوم بن جبرؒ نے روایت کی ہے، کہا جاتا ہے: یہ وہی شخص ہے جس نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کو قتل کیا ہے اور عبیدۃ بن حمید نے کہا: بواسطہ عبد الملک بن عمیر بواسطہ عن رجل اس کی کنیت ابو غادیہ تھی''۔

(الإكمال في رفع الارتياب عن المؤتلف والمختلف في الأسماء والكنى والأنساب - المؤلف : سعد الملك، أبو نصر علي بن هبة الله بن جعفر بن ماكولا (المتوفى: 475هـ) الناشر: دار الكتب العلمية -بيروت-لبنان الطبعة: الطبعة الأولى 1411هـ-1990م عدد الأجزاء: 7 (6/ 15) - (7/ 330) .

(۲۳) شمس الدین ابوالمحاسن محمد بن علی بن الحسن بن حمزہ الحسینی الدمشقی الشافعی (المتوفی: ۷۶۵ھ) فرماتے ہیں:

[١١٤٥ - أَبُو الغادية الْجُهَنِيّ واسْمه يسَار بن سبع وَقيل غير ذَلِك واسْمه يسَار بن سبع وَقيل غير ذَلِك سكن الشَّام وَنزل وَاسِط عداد فِي الشاميين أدْرك النَّبِي عَلَيْهِ السَّلَام وَهُوَ غُلَام وَسمع مِنْهُ قَوْله لَا ترجعوا بعدِي كفَّارًا يضْرب بَعْضكُم رِقَاب بعض وَكَانَ محبا لعُثْمَان وَهُوَ قَاتل عمار بن يسَار وَكَانَ إِذا استَأْذن على مُعَاوِيَة وَغَيره يَقُول قَاتل عمار بِالْبَابِ يتبجح بذلك فَانْظُر إِلَى الْعجب يروي عَن النَّبِي عَلَيْهِ السَّلَام النَّهْي عَن الْقَتْل ثمَّ يقتل مثل عمار نسْأَل الله الْعَافِيَة روى عَنهُ كُلْثُوم بن جبر وَغَيره].

''ابوغادیہ جہنی رضی اللہ عنہ جن کا نام یسار بن سبع ہے شام کے رہائشی ہیں اور واسط میں آئے تھے یہ ان شامیوں میں سے ہیں جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا جب وہ بچے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث سنی میرے بعد کافرنہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو یہ عثمان رضی اللہ عنہ کے محب تھے، اور یہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کے قاتل ہیں، اور جب بھی یہ معاویہ رضی اللہ عنہ اور دیگر افراد سے اجازت طلب کرتے تھے تو دروازے پر کھڑے ہو کر فخریہ ڈینگیں مارتے ہوئے یہ کہتے تھے کہ عمار رضی اللہ عنہ کا قاتل دروازے پر آیا ہے اور عجیب بات یہ ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قتل کرنے کی ممانعت والی حدیث روایت کرتے ہیں اور پھر عمار جیسے صحابی رضی اللہ عنہ کو قتل کرتے ہیں ہم اللہ سے عافیت کا سوال کرتے ہیں ابوغادیہ رضی اللہ عنہ سے کلثوم بن جبرؒ وغیرہ نے روایت کی ہے''۔

(الإكمال في ذكر من له رواية في مسند الإمام أحمد من الرجال سوى من ذكر في تهذيب الكمال المؤلف: شمس الدين أبو المحاسن محمد بن علي بن الحسن بن حمزة الحسيني الدمشقي الشافعي (المتوفى: 765هـ) حققه ووثقه: د عبد المعطي أمين قلعجي الناشر:

منشورات جامعة الدراسات الإسلامية، كراتشي - باكستان (ص :541) .

(۲۴) أبوالحسن علی بن ابی الکرم محمد بن محمد بن عبدالکریم بن عبدالواحد الشیبانی الجزری، عز الدین ابن الاثیر (المتوفی: ۶۳۰ھ) فرماتے ہیں:

[٥٦٢٩ - يسار بن سبع ب د ع: يسار بن سبع أَبُو الغادية الجهني وقيل المزني. قَالَ العقيلي: وهو أصح، وهو مشهور بكنيته. وهو قاتل عمار بن ياسر، وقيل: اسمه يسار بن أزيهر) و (٦/ ٢٣١) ح ٦١٤٧- أبو الغادية الجهني ب د ع: أبو الغادية الجهني بايعا النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بن زيد قبيلة من قضاعة. اختلف في اسمه فقيل: يسار بن أزيهر، وقيل: اسمه مسلم. سكن الشام، يعد في الشاميين، وانتقل إلى واسط. قال أبو عمر: أدرك النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وهو غلام، روي عنه أنه قال: أدركت النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وأنا أيفع، أرد على أهلي الغنم.(١٩٤٢) أخبرنا عبد الوهاب بن هبة الله، بإسناده عن عبد الله بن أحمد، حدثني أبي، حدثنا عبد الصمد بن عبد الوارث، حدثنا ربيعة بن كلثوم، عن أبيه، عن أبي غادية، قال: خطبنا رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غداة العقبة، فقال: " ألا إن دماءكم وأموالكم عليكم حرام إلى أن تلقوا ربكم كحرمة يومكم هذا في بلدكم هذا، في شهركم هذا، ألا هل بلغت؟ " قالوا: نعم وكان من شيعة عثمان رضي الله عنه. وهو قاتل عمار بن ياسر، وكان إذا استأذن على معاوية، وغيره يقول: قاتل عمار بالباب. وكان يصف قتله لعمار إذا سئل عنه، كأنه لا يبالي به وفي قصته عجب عند أهل العلم، وروى عن النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: النهي عن القتل، ثم يقتل مثل عمار! نسأل الله السلامة. روى ابن أبي الدنيا، عن محمد بن أبي معشر، عن أبيه، قال: بينا الحجاج جالسا، إذ أقبل رجل مقارب الخطوة. فلما رآه الحجاج، قال: مرحبا بأبي غادية. وأجلسه على سريره،

وقال: أنت قتلت ابن سمية؟ قال: نعم، قال: كيف صنعت؟ قال: صنعت كذا حتى قتلته، فقال الحجاج لأهل الشام: من سره أن ينظر إلى رجل عظيم الباع يوم القيامة، فلينظر إلى هذا، ثم ساره أبو غادية يسأله شيئا، فأبي عليه، فقال أبو غادية: نوطئ لهم الدنيا ثم نسألهم فلا يعطوننا، ويزعم أني عظيم الباع يوم القيامة! أجل والله إن من ضربته مثل أحد، وفخذه مثل ورقان، ومجلسه مثل ما بين المدينة والربذة، لعظيم الباع يوم القيامة.والله لو أن عمارا قتله أهل الأرض لدخلوا النار]

''ابو الغادیہ جہنی - جہینہ بن زید بنو قضاعہ کے ایک ذیلی قبیلے کا نام ہے۔ انہوں نے نبی ﷺ کی بیعت کی۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ بشار بن ازیہر یا مسلم۔ شامی شمار ہوتے ہیں۔ پھر واسط چلے گئے تھے۔ ابو عمرؒ لکھتے ہیں کہ: انہوں نے آپ کی زیارت کی جب لڑکے تھے خود ان سے بھی یہی مروی ہے کہ جب وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ تو وہ اٹھتے لڑکے تھے۔ اور اپنی بکریاں چراتے تھے۔

[أخبرنا عبد الوهاب بن هبة الله، بإسناده عن عبد الله بن أحمد، حدثني أبي، حدثنا عبد الصمد بن عبد الوارث، حدثنا ربيعة بن كلثوم، عن أبيه، عن أبي غادية قال :] کہ رسول اللہ ﷺ نے بیعت عقبہ کی صبح کو ہمیں ایک خطبہ دیا ارشاد فرمایا اے مسلمانو! تمہارے خون اور مال تم پر اس طرح حرام یا قابل احترام ہیں جیسا کہ آج کا دن تمہارے اس شہر (مکہ) میں اور اس مہینے (ذوالحج) میں۔ ابو الغادیہ رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ کے حمایتیوں میں تھے چنانچہ جب معاویہ رضی اللہ عنہ سے ملنے جاتے۔ تو دربار میں اجازت کے لئے اپنا تعارف قاتل عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کہہ کر کراتے اور قتل کے بارے میں پوچھا جاتا۔ تو تفصیل سے واقعہ بتاتے جس سے ان کی عدم مبالات کا اظہار ہوتا اور ان کی اس بات پر اہل علم کو تعجب ہوتا۔ وہ رسول اللہ ﷺ سے قتل کی نہی روایت کرتے اور پھر عمار رضی اللہ عنہ جیسے آدمی کو قتل کر کے اس پر اتراتے۔ اللہ ہمیں اس شر سے بچائے۔ ابن ابی الدنیا نے محمد بن ابو معشر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت بیان کی کہ ہم حجاج کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا

ایک آدمی آتا دکھائی دیا۔ حجاج نے دیکھ کر خوش آمدید کہا اور تخت پر اپنے پاس بٹھایا پوچھا کیا تم ہی نے ابن سمیہ رضی اللہ عنہما کو قتل کیا تھا۔ انہوں نے جواب اثبات میں دیا اور تفصیل بتائی۔ اس کے بعد حجاج نے شامیوں کو مخاطب ہو کر کہا۔ جو شخص تم میں سے ایسے شخص کو دیکھنا چاہتا ہے جو قیامت والے دن بڑا کشادہ دست ہے اسے اس آدمی کی زیارت کرنا چاہیے پھر ابو غادیہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کوئی درخواست کی جو اس نے نامنظور کر دی۔ ابو غادیہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے۔ ہم کوسوں کی منازل طے کر کے آتے ہیں۔ جب ان لوگوں سے کچھ مانگتے ہیں۔ تو یہ انکار کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم قیامت کے دن بڑے کریم النفس ہو گے بخدا میں نے جس آدمی کو قتل کیا تھا، وہ احد پہاڑ کی طرح تھا اور اس کے دونوں ران کوہِ ورقان کی طرح تھے اور اس کا قبیلہ مدینے سے ربذہ تک تھا۔ یقیناً عمار رضی اللہ عنہ قیامت کے دن عظیم الباع ہو گا بخدا! اگر تم تمام اہل ارض، عمار رضی اللہ عنہ کے قتل میں ملوث ہوتے ہیں تو سب کا مقام جہنم ہوتا۔''

(أسد الغابة في معرفة الصحابة المؤلف: أبو الحسن علي بن أبي الكرم محمد بن محمد بن عبد الكريم بن عبد الواحد الشيباني الجزري، عز الدين ابن الأثير (المتوفى :630هـ) المحقق: علي محمد معوض - عادل أحمد عبد الموجود الناشر: دار الكتب العلمية الطبعة: الأولى سنة النشر: 1415هـ - 1994م (480/5) - ألف قصة وقصة مِن قصَص الصّالحين وَالصَّالحاتِ وَ نوادر الزّاهدين والزّاهدات - رقم : 646 ״ لو قتله أهل الأرض لدخلوا كلهم النار״ قال المبارك : بينما الحجاج جالس إذ أقبل ...... تأليف : هانى الحجاج - المكتبة التوفيقية - ص : 396).

(۲۵) امام ذہبی فرماتے ہیں:

[(۱۱٤) وعن الأحنف: حز رأسه ابن جزء السكسكي وطعنه أبو الغادية الفزاري وحديث: " تقتل عمارا الفئة الباغية " من أصح الأحاديث. وكانت صفين في ربيع الآخر) والمقتنى في سرد الكنى المؤلف: شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايْماز الذهبي (المتوفى:٧٤٨هـ) المحقق: محمد صالح عبد العزيز المراد الناشر: المجلس العلمي بالجامعة الإسلامية، المدينة المنورة، المملكة العربية السعودية الطبعة: الأولى، ١٤٠٨هـ عدد الأجزاء: ٢

(٢/ ٣)ح ٤٨٨٥ - *أبو الغادية الجهني: يسار بن سَبُع١، له صحبة، وهو قاتل عمار ، وَأَبُو الغادية الفَزاري فأمَّا أَبُو الغادية فطعنه وأتى ابنُ جَزْءٍ فاحتزَّ رَأسه واستسقى عَمَّار حِين طُعن فأُتي بِشَرْبَة من لبن فَشرب وَقَالَ اليومَ أَلْقى الأحبَّة أَن رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم عهدَ إِليَّ أَنَّ آخِرَ شربةٍ أشربها من الدُّنْيَا شربة من لبن فَشرب وَقَالَ الْحَمد لله تَحت الأسنَّة وتواترت الأَخبارُ بأَنَّ رَسُول الله صلّى الله عَلَيْهِ وسلّم قَالَ تقتل عَمَّاراً الفئة الباغية وَهَذَا الحديثُ من أَعْلَام النبوَّة وَهُوَ من إِخْبَاره بِالْغَيْبِ وَمن أصحّ الْأَحَادِيث وَقيل أَنَّهم قَالُوا لمعاوية أنْ نَحن بغاةٌ وأوردوا عَلَيْهِ الحَدِيث فَقَالَ نعم صَحِيح وَهل قَتله إلاَّ من جَاءَ بِهِ وَدَفنه عليّ رَضِي الله عَنهُ فِي ثِيَابه وَلم يغسلهُ وروى أهل الْكُوفَة أَنَّه صلّى عَلَيْهِ وَهُوَ مَذْهَبهم فِي الشُّهَدَاء أَنَّهم يُصَلَّى عَلَيْهِم وَلَا يُغسلون ولمَّا نَالَ غُلمانُ عُثْمَان رَضِي الله عَنهُ من عَمَّار مَا نالوا من الضَّرْب حتَّى انفتق لَهُ فتقٌ فِي بَطْنه وَزَعَمُوا أَنَّه انْكَسَرَ ضلعٌ من أضلاعه اجْتمع بَنو مَخْزُوم وَقَالُوا وَالله لَئِن مَاتَ لَا قتلْنا بِهِ أحدا غيرَ عُثْمَان لأنَّ أَبَاهُ ياسراً تزوَّج امْرَأَة من مَخْزُوم فَولدت لَهُ عمَّاراً) .]

’’احنف روایت کرتے ہیں: ابن جزء السکسکی نے عمار رضی اللہ عنہ کا سر کاٹا تھا ابو غادیہ فزاری رضی اللہ عنہ نے (نیزہ مارکر) زخمی کیا تھا اور حدیث: عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا صحیح ترین حدیث ہے۔ اور معرکہ صفین ربیع الآخر میں وقوع پذیر ہوا۔ اور المقتنی فی سرد الکنی جسے امام ابوعبداللہ محمد بن احمد بن عثمان بن قایماز الذھبی نے تالیف کیا ہے جس کے محقق: محمد صالح عبد العزیز مراد ہیں جس کو المجلس العلمی بالجامعۃ الاسلامی، المدینۃ المنورۃ، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ نے نشر کیا (۳/ ۲) رقم: ۴۸۸۵: ابو غادیہ جہنی یسار بن سبع رضی اللہ عنہ صحابی ہیں، اور یہ شخص عمار رضی اللہ عنہ کا قاتل ہے۔ الوافی بالوفیات المؤلف: صلاح الدین خلیل بن ایبک بن عبد اللہ الصفدی (المتوفی: ۷۶۴) المحقق: احمد الارناؤوط وترکی مصطفیٰ الناشر: داراحیاء التراث بیروت عام النشر: ۱۴۲۱ھ-۲۰۰۰م (۲۲/ ۲۳۳) اور ابو

غادیہ فزاری پس ابوغادیہ رضی اللہ عنہ نے عمار رضی اللہ عنہ پر (نیزہ) مارا اور ابن جزء نے آکر عمار رضی اللہ عنہ کا سر کاٹا، اور عمار رضی اللہ عنہ کو جب زخمی کیا گیا تو ان کے لئے دودھ لایا گیا پس انہوں نے وہ دودھ پیا اور کہا کہ آج ہم اپنے پیاروں سے ملیں گے۔ احمد سے اور آپ کے یاروں سے ملیں گے بے بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ عہد دیا ہے کہ میں دنیا میں جو آخری پینے والی چیز پیوں گا تو وہ دودھ ہوگا اور کہا زبان کے نیچے اللہ کی تعریف ہے، اور اس بارے میں خبریں تواتر کے ساتھ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عمار رضی اللہ عنہ کو باغی گروہ قتل کرے گا اور یہ حدیث نبوت کی نشانیوں میں سے ہے اور غیب کی خبروں میں سے صحیح ترین حدیث ہے اور کہا گیا لوگوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ بلاشبہ ہم لوگ ہی وہ باغی ہیں جن کے بارے میں احادیث میں وارد ہوا ہے تو انہوں نے کہا ہاں صحیح ہے کیا عمار رضی اللہ عنہ کو انہوں نے قتل نہیں کیا جو ان کو ساتھ لے کر آئے، علی رضی اللہ عنہ نے عمار رضی اللہ عنہ کو ان کے کپڑوں میں دفن کیا اور انہیں غسل نہیں دیا اور اہل کوفہ سے روایت کیا گیا ہے کہ انہوں نے عمار رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ ادا کی اور اہل کوفہ کا یہ مذہب ہے کہ وہ شہداء کی نماز پڑھتے ہیں لیکن ان شہداء کو غسل نہیں دیتے، اور جب عثمان رضی اللہ عنہ کے غلاموں نے عمار رضی اللہ عنہ کو مارا پیٹا تھا تو ان کے پیٹ کی انتڑیاں ضرب لگنے کی وجہ سے زخمی ہوگئی تھیں اور انہوں نے یہ زعم کیا تھا کہ انہوں نے ان کی ایک پسلی بھی توڑ دی تھی۔ تو بنو مخزوم جمع ہوئے اور کہنے لگے اللہ کی قسم اگر عمار رضی اللہ عنہ مر گئے تو ہم عثمان رضی اللہ عنہ کو چھوڑ کر ان سبھوں کو (قصاص میں) قتل کردیں گے کیونکہ عمار رضی اللہ عنہ کے والد یاسر رضی اللہ عنہ نے مخزومی عورت سے شادی کی تھی تو عمار رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تھے۔"

(سير أعلام النبلاء المؤلف : شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايْماز الذهبي (المتوفى : 748هـ) المحقق : مجموعة من المحققين بإشراف الشيخ شعيب الأرناؤوط الناشر : مؤسسة الرسالة الطبعة : الثالثة ، 1405 هـ / 1985 م(2/ 544) وإكمال تهذيب الكمال في أسماء الرجال المؤلف: مغلطاي بن قليج بن عبد الله البكجري المصري الحكري الحنفي، أبو عبد الله، علاء الدين (المتوفى: 762هـ) المحقق: أبو عبد الرحمن عادل بن محمد - أبو محمد أسامة بن إبراهيم الناشر: الفاروق الحديثة للطباعة والنشر الطبعة: الأولى، 1422 هـ - 2001 م (9/ 402). - الوافي بالوفيات المؤلف: صلاح الدين خليل بن أيبك بن عبد الله الصفدي (المتوفى: 764هـ) المحقق: أحمد الأرناؤوط وتركي مصطفى الناشر: دار إحياء التراث – بيروت عام النشر:1420هـ- 2000م (22/

233) . - تعجيل المنفعة بزوائد رجال الأئمة الأربعة المؤلف: أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلاني (المتوفى: 852هـ) المحقق: د. إكرام الله إمداد الحق الناشر: دار البشائر. بيروت الطبعة: الأولى . 1996م (2/ 520). - لسان الميزان المؤلف: أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلاني (المتوفى: 852هـ) المحقق: دائرة المعرف النظامية – الهند الناشر: مؤسسة الأعلمي للمطبوعات بيروت – لبنان الطبعة: الثانية، 1390هـ /1971م (2/ 204). - التمهيد والبيان في مقتل الشهيد عثمان المؤلف: أبو عبد الله محمد بن يحيى بن محمد بن يحيى بن أحمد بن محمد بن بكر الأشعري المالقي الأندلسي (المتوفى: 741هـ) المحقق: د. محمود يوسف زايد الناشر: دار الثقافة - الدوحة – قطر الطبعة: الأولى، 1405(ص: 224) رقم : 80) .

(۲۶) خیر الدین بن محمود بن محمد بن علی بن فارس، الزرکلی الدمشقی (المتوفی:۱۳۹۶) لکھتے ہیں:

[أبو الغادية: (قاتل عمّار بن ياسر. أدرك النبي صلّى الله عليه وسلّم وهو غلام، وسمع منه: " لا ترجعوا بعدي كفارا يضرب بعضكم رقاب بعض " وكان محبا لعثمان بن عفان. فسمع عمارا ينعت عثمان بكلمة لم يرضها، فلما كان يوم صفين، وعمار مع عليّ، رآه أبو الغادية، وهو في جيش معاوية ، فقتله. و كان إذا استأذن على معاوية أو غيره يقول: قاتل عمار بالباب! وسكن الشام. ودخل على الحجاج في العراق فأجلسه على سريره].

''ابوغادیہ رضی اللہ عنہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کے قاتل ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا ہے جب یہ بچے تھے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث سنی : میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو، ابوغادیہ رضی اللہ عنہ محب عثمان رضی اللہ عنہ تھے، جب انہوں نے عمار رضی اللہ عنہ کو عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں کلام سنا جو ابوغادیہ رضی اللہ عنہ کو پسند نہ تھا جب صفین کا دن ہوا اور عمار رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے تو عمار رضی اللہ عنہ کو ابوغادیہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا اور وہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے لشکر میں تھے تو ابوغادیہ رضی اللہ عنہ نے عمار رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا اور جب بھی ابوغادیہ رضی اللہ عنہ نے معاویہ رضی اللہ عنہ اور دوسرے افراد سے اجازت طلب کی تو یہ کہہ کر کہ عمار رضی اللہ عنہ کا قاتل دروازے پر کھڑا ہے! شام کے رہائشی تھے اور عراق میں حجاج کے پاس داخل ہوئے پس حجاج نے ابوغادیہ رضی اللہ عنہ

کو اپنے تخت پر بٹھایا۔"

(الأعلام الزركلي - المؤلف: خير الدين بن محمود بن محمد بن علي بن فارس، الزركلي الدمشقي (المتوفى: 1396هـ) الناشر: دار العلم للملايين الطبعة: الخامسة عشر - أيار / مايو 2002م (191/8).

(۲۷) شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن احمد بن عثمان بن قایماز الذہبی (المتوفی: ۷۴۸) المقتنی فی سرد الکنی میں لکھتے ہیں:

[٤٨٨٥ - أبو الغادية الجهني: يسار بن سَبُع١، له صحبة، وهو قاتل عمار].

"ابوغادیہ الجہنی: یسار بن سبع رضی اللہ عنہ، صحابی ہیں، عمار رضی اللہ عنہ کے قاتل ہیں۔"

(المقتنى في سرد الكنى المؤلف: شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايْماز الذهبي (المتوفى :748هـ) المحقق : محمد صالح عبد العزيز المراد الناشر : المجلس العلمي بالجامعة الإسلامية، المدينة المنورة، المملكة العربية السعودية الطبعة: الأولى، 1408هـ (3/2).

(۲۸) ابوسلیمان جاسم بن سلیمان حمد الفہید الدوسری لکھتے ہیں:

[قال المنذري: (أبو الغَادية هو الجُهَنِيُّ، اسمه: يَسار بن سَبُعٍ، وقيل: ابن مسلم، وهو قاتل عمّار بن ياسر، رضي الله عنهم].

"امام منذری رحمہ اللہ کہتے ہیں: ابوالغادیہ جہنی رضی اللہ عنہ ہے، اِن کا نام یسار سَبُع ہے، اور یہ بھی کہا گیا ہے: ابن مسلم، اور ابوغادیہ رضی اللہ عنہ عماربن یاسر رضی اللہ عنہما کے قاتل ہیں"

(الرَّوضُ البَّسَام بتَرتيْبِ وَتخْريج فَوَائِدِ تَمَّام المؤلف: أبو سليمان جاسم بن سليمان حمد الفهيد الدوسري الناشر: دَارُ البَشَائِر الإسْلَاميَّة، بيروت – لبنان الطبعة : الأولى 1408هـ - 1987م (442/3) - الطبقات الكبرى المؤلف: أبو عبد الله محمد بن سعد بن منيع الهاشمي بالولاء، البصري، البغدادي المعروف بابن سعد (المتوفى: 230هـ) تحقيق: محمد عبد القادر عطا الناشر: دار الكتب العلمية – بيروت الطبعة : الأولى، 1410هـ - 1990م (198/3).

(۲۹) ابوالفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی رحمہ اللہ (المتوفی: ۷۷۴) جامع

المسانید والسُّنَن الہادی لاقوم سَنَن میں لکھتے ہیں:

[٢١٧٢ - أبو الغادية الجهني قال ابن منده: هو مولى رسول الله - صلى الله عليه وسلم - سمع خطبة النبي - صلى الله عليه وسلم - بمنى، واسمه يسار ابن سبع. وقيل غير ذلك. ونزل الشام، وانتقل إلى واسط، وكان من شيعة عثمان، وشهد مع معاوية صفين، واشتهر أنه قاتل عمار. قال ابن الأثير: كان يحكي قتله عماراً ويتبجح به، وقد تأخرت وفاته حتى أدرك أيام الحجاج، وقد سأله الحجاج يوماً عن قتله عماراً، فقصه عليه. فقال الحجاج: إن هذا الرجل طويل الباع يوم القيامة. ثم سأل أبو الغادية شيئاً من أمر الدنيا فأمتنع، فقال: نوطئ لهم الدنيا نسألهم منها شيئاً فلايعطونا ولعمري إن من ضرسه في النار مثل أحد، إنه لطويل الباع يوم القيامة . وحديثه عند أحمد في ثاني البصريين. وخامس المكيين. وسادس عشر الأنصار].

''ابوغادیہ جہنی رضی اللہ عنہ، ابن مندہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انہوں نے خطبہ سنا ہے، اس کا نام یسار ابن سبع رضی اللہ عنہ ہے اور کہا گیا ہے اس کا اس کے علاوہ بھی نام ہے شام آئے تھے اس کے بعد واسط منتقل ہوئے، عثمان رضی اللہ عنہ کے شیعہ تھے، معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ صفین میں حاضر ہوئے، ابوغادیہ رضی اللہ عنہ عمار رضی اللہ عنہ کا قاتل ہونے کی وجہ سے مشہور تھے۔ ابن اثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں: ابوغادیہ رضی اللہ عنہ عمار رضی اللہ عنہ کے قتل کا قصہ بیان کر کے ڈینگیں مارتے تھے، اِن کی وفات تاخیر سے ہوئی یہاں تک کہ انہوں نے حجاج کے دنوں کو پایا، حجاج نے ایک دن ابوغادیہ رضی اللہ عنہ سے عمار رضی اللہ عنہ کے قتل کے بارے میں پوچھا، تو اُنہوں نے حجاج کو عمار رضی اللہ عنہ کے قتل کا قصہ بیان کیا۔ حجاج نے کہا یہ شخص قیامت کے دن بہت طاقتور ہوگا، پھر ابوغادیہ رضی اللہ عنہ نے حجاج سے دنیا سے متعلق امر کے متعلق سوال کیا تو اس نے منع کر دیا، تو ابوغادیہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ان لوگوں کے لئے ہم نے دنیا کو روند دیا اور اگر ان سے اس دنیا میں سے کسی چیز کے بارے میں سوال کرلیں تو وہ ہمیں عطا نہیں کرتے میری عمر کی قسم اگر ان میں سے کسی ایک کی داڑھ جہنم میں احد پہاڑ کی مثل ہو تو

قیامت کے دن بہت طاقتور شخص ہوگا۔ اور مسند احمد میں ابو غادیہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ثانی بصریین، خامس مکیین اور سادس عشر الانصار میں ہے۔"

(جامع المسانيد والسُّنَن الهادي لأقوم سَنَن المؤلف : أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي البصري ثم الدمشقي (المتوفى :774هـ) المحقق: د عبد الملك بن عبد الله الدهيش الناشر: دار خضر للطباعة والنشر والتوزيع بيروت - لبنان، طبع على نفقة المحقق ويطلب من مكتبة النهضة الحديثة - مكة المكرمة الطبعة: الثانية، 1419هـ -1998م عدد الأجزاء: 10 (10/ 119).

(۳۰) الجامع الصحيح للسنن والمسانيد کے مؤلف صہیب عبد الجبار لکھتے ہیں:

[(٤٦١) (حم) , وَعَنْ أَبِي الْغَادِيَةَ - رضي الله عنه - قَالَ: قُتِلَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ - رضي الله عنه - فَأُخْبِرَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ - رضي الله عنه - فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ - صلى الله عليه وسلم - يَقُولُ: " إِنَّ قَاتِلَهُ وَسَالِبَهُ فِي النَّارِ " , فَقِيلَ لِعَمْرٍو: فَإِنَّكَ هُوَ ذَا تُقَاتِلُهُ , قَالَ: إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ - صلى الله عليه وسلم -: " قَاتِلَهُ وَسَالِبَهُ " صَحِيح الْجَامِع: ٤٢٩٤ , الصَّحِيحَة: ٢٠٠٨)].

"ابو غادیہ- رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں: جب عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کو قتل کر دیا گیا تو اس کی خبر عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو دی گئی- عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرما رہے تھے کہ: عمار رضی اللہ عنہ کا قاتل اور اس کا سامان چھیننے والا دونوں جہنمی ہیں۔ تو عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: تو آپ نے بھی تو عمار رضی اللہ عنہ سے قتال کیا ہے، عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ: عمار رضی اللہ عنہ کا قاتل اور ان کا سامان چھیننے والا۔"

(الجامع الصحيح للسنن والمسانيد المؤلف: صهيب عبد الجبار رقم الحديث : صَحِيح الْجَامِع: 4294 , الصَّحِيحَة:2008) (461/15) - مسند أحمد (18250) صحيح - منقول : المصدر كتاب الخِصالُ الموجِبَةُ لِدخولِ النَّارِ في القُرآن والسُّنَّةِ - إعدادُ: علي بن نايف الشحود).

(۳۱) ابوالغادیہ جہنی رضی اللہ عنہ کے حالاتِ زندگی میں ابن عبدالبر فرماتے ہیں:

[أَبُو الغادية الجهني.وجهينة فِي قضاعة. أختلف في اسمه، فقيل يسار ابن سبع. وقيل يسار بْن أزهر وقيل اسمه مسلم، سكن الشام ونزل فِي واسط. يعد فِي الشاميين، أدرك النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ غلام، روى عنه أنه قَالَ: أدركت النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وأنا أيفع، أرد عَلَى أهلي الغنم. وله سماع من النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قوله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لا ترجعوا بعدي كفارًا يضرب بعضكم رقاب بعض وَكَانَ محبًا فِي عُثْمَان، وَهُوَ قاتل عمار بْن ياسر، وَكَانَ إذا استأذن عَلَى معاوية وغيره يقول: قاتل عمار بالباب، وَكَانَ يصف قتله إذا سئل عنه لا يباليه، وفي قصته عجب عند أهل العلم، روى عَنِ النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذكرنا أنه سمعه منه، ثم قتل عمارًا، وروى عنه كلثوم ابن جبر].

”اِن کے نام میں اختلاف ہے، ایک قول کی رو سے اِن کا نام یسار بن سعید ہے، دوسرے قول کی رو سے یسار بن ازہر اور تیسرے قول کی رو سے اِن کا نام اسلم ہے، وہ شام میں سکونت پذیر تھے، واسط میں بھی رہائش پذیر رہے، اُنھوں نے بچپن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا، اس سے اُنہی کا یہ قول مروی ہے کہ میں نے بچپن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا۔ اُن سے روایت ہے کہ اُنھوں نے کہا: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس وقت ملا جب میں چھوٹا تھا اور میں اپنے گھر والوں کی بکریاں چرایا کرتا تھا، اُنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کا یہ فرمان سنا تھا: ((لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ)) [مسند احمد: ۴/ ۷۶۔ اس کی سند حسن ہے]۔ ”میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔“ یہ عثمان رضی اللہ عنہ کے محب تھے اور ابوغادیہ رضی اللہ عنہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کے قاتل تھے، اور جب کبھی یہ معاویہ رضی اللہ عنہ وغیرہ کے پاس جاتے تو کہتے کہ عمار رضی اللہ عنہ کا قاتل دروازے پر آیا ہے، وہ پوچھنے پر ان کے قتل کی تفصیل بتاتے اور اس میں کوئی شرم محسوس نہ کرتے، اہل علم کے نزدیک اِن کا یہ واقعہ بڑا تعجب خیز ہے۔“

(الاستيعاب في معرفة الأصحاب المؤلف : أبو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر بن عاصم النمري القرطبي (المتوفى: 463هـ) المحقق: علي محمد البجاوي الناشر: دار الجيل، بيروت الطبعة : الأولى، 1412هـ -1992م عدد الأجزاء : 4 (1725/4) ح (3113).

(۳۲) امیر المؤمنین فی الحدیث محمد بن اسماعیل البخاریؒ کہتے ہیں:

[(۷۲۸) حدثنا حرمي بن حفص ثنا مرثد بن عامر سمعت كلثوم بن جبر يقول كنت بواسط عند عمرو بن سعيد فجاء آذن فقال قاتل عمار بالباب فإذا هو طويل فقال أدركت النبي صلى الله عليه وسلم وأنا أنفع أهلي وأرد عليهم الغنم فذكر له عمار فقال كنا نعده حنانا حتى سمعته يقع في عثمان فاستقبلني يوم صفين فقتلته].

(۷۲۹) حدثني محمد ثنا بن أبي عدي عن بن عون عن كلثوم بن جبر كنا بواسط عند عبد الأعلى بن عبد الله بن عامر فاستقى أبو غادية وقص الحديث.

(۷۳۰) اسم أبي غادرية المزني يسار بن سبع.

حدثنا عبد الله حدثنا محمد حدثنا قتيبة ثنا مرثد بن عامر العنائي حدثني كلثوم بن جبر قال "كنت بواسط القصب في منزل عنبسة بن سعد القرشي وفينا عبد الأعلى بن عبد الأعلى بن عبد الله بن عامر القرشي فدخل أبو غادية قاتل عمار بصفين"...

''ہم سے حدیث بیان کی حرمی بن حفص نے وہ کہتے ہیں ہم سے حدیث بیان کی مرثد بن عامر نے وہ کہتے ہیں میں کلثوم بن جبر سے سنا کہ انہوں نے کہا: میں عمرو بن سعید کے پاس واسط میں تھا پس اجازت لینے والا آیا اور کہا کہ عمار رضی اللہ عنہ کا قاتل دروازے پر ہے تو وہ شخص طویل قامت تھا پس اس نے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا ہے میں اپنے گھر والوں کو نفع پہنچاتا تھا اور ان کی بکریاں چرایا کرتا تھا پس اس نے عمار رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا کہنے لگا ہم عمار رضی اللہ عنہ کو رحمت سمجھتے تھے یہاں تک کہ میں نے عمار رضی اللہ عنہ کو عثمان رضی اللہ عنہ کی برائی کرتے ہوئے سنا پس وہ صفین کے دن میرے سامنے آئے تو میں نے انہیں قتل کر دیا۔''

''مجھ سے حدیث بیان کی ابن ابی عدی نے انہوں نے روایت کی ابن عون سے انہوں نے کلثوم بن جبر سے روایت کی کہ ہم عبد الاعلیٰ بن عبد اللہ بن عامر کے پاس واسط میں تھے ابو غادیہ رضی اللہ عنہ کو پانی پلایا اور پھر حدیث بیان کی۔''

''ابو غادیہ رضی اللہ عنہ کا نام یسار سبع تھا۔''

''کلثوم بن جبر کہتے ہیں: میں واسط قصب میں عنبسہ بن سعد قرشی کے گھر میں تھا اور ہمارے درمیان عبد الاعلیٰ بن عبد الاعلیٰ بن عبد اللہ بن عامر قرشی موجود تھے چنانچہ صفین میں عمار رضی اللہ عنہ کا قاتل ابو غادیہ رضی اللہ عنہ داخل ہوا''۔

(التاریخ الصغیر للامام البخاری/ التاریخ الاوسط للبخاری (۱/ ۳۸۰) امام بخاریؒ نے ان تمام روایت کو بیان کرنے کے بعد سکوت کیا ہے)۔

(۳۳) خلیفہ بن خیاط رحمہ اللہ کا قول:

[قال خَلِيفَةُ : سكن الشام ، ورَوَى أنه سمع النبيَّ صَلَّى الله عليه وسلم يقول : "إن دماءكم وأموالكم حرام" (*) وقال الدُّوري ، عن ابن معين : أبو الغادية الجُهني قاتل عَمار له صحبة].

''خلیفہ کہتے ہیں: شام کے رہائشی ہیں، اور روایت کیا گیا ہے کہ ابو غادیہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرما رہے تھے: بے شک تمہارے خون اور اموال حرام ہیں، الدوری کہتے ہیں: ابن معین کہتے ہیں: ابو غادیہ جہنی رضی اللہ عنہ عمار رضی اللہ عنہ کے قاتل ہیں اور وہ صحابی ہیں۔''

(في الإصابة في تميز الصحابة 258/7) .

(۳۴) امام بخاری رحمہ اللہ کا قول:

[وقال البخاري : الجهني له صحبة، و زاد : سمع من النبي صَلَّى الله عليه وسلم ، وتبعه أبو حاتم ؛ وقال : روى عنه كلثوم بن جبر. وقال ابْنُ سُمَيعٍ : يقال له صحبة ، وحدّث عن عثمان. وقال الحاكم أبو أحمد كما قال البخاري ، وزاد : و هو قاتل عمار بن ياسر].

''امام بخاری کہتے ہیں: جہنی ہیں اور صحابی ہیں اور زیادہ بیان کیا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث سنی ہے، ابوحاتم رحمہ اللہ نے بھی اس قول کی پیروی کی ہے اور کہا: ابوغادیہ رضی اللہ عنہ سے کلثوم بن جبر نے روایت کی ہے۔ اور کہا: ابن سمیع: کہا جاتا ہے صحابی ہیں اور عثمان رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی۔ حاکم ابواحمد ایسا ہی کہتے جیسا کہ امام بخاری نے کہا ہے اور بخاری نے زیادہ بیان کیا کہ: ابوغادیہ رضی اللہ عنہ عمار رضی اللہ عنہ کے قاتل ہیں''۔

(الإصابة في تميز الصحابة : 258/7).

(۳۵) امام مسلم رحمہ اللہ الکنی میں کہتے ہیں:

[وقال مسلم في الكنى : أبو الغادية يسار بن سَبُع قاتل عمار له صحبة].

''ابوالغادیہ یسار بن سبع رضی اللہ عنہ عمار رضی اللہ عنہ کے قاتل ہیں صحابی ہیں''۔

(الإصابة في تميز الصحابة : 258/7) .

(۳۷) امام عقیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

[يَسَارُ بْنُ سَبُع ، أَبو الغادية الجُهَني. وقيل : المزني. قال العقيلي : وهو أَصح. وهو مشهور بكنيته. وهو قاتل عَمَّار بن ياسر. وقيل : اسمه يَسَار بن أَزَيهر. وقد تقدّم ذكره. وقيل : اسمه مسلم سكن "واسط" العراق].

''یسار بن سبع، ابوغادیہ جہنی رضی اللہ عنہ، کہا گیا ہے: مزنی ہیں۔ امام عقیلی فرماتے ہیں: یہی بات صحیح ترین ہے وہ اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔ ابوغادیہ رضی اللہ عنہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کے قاتل ہیں۔ کہا گیا: ابوغادیہ رضی اللہ عنہ کا نام یسار بن ازیہر ہے۔ اس کا ذکر گزر چکا ہے۔ کہا گیا: اِن کا نام مسلم ہے، واسط عراق میں سکونت اختیار کی ہے''۔

(أسد الغابة لإبن اثير جزرى 480/5).

✿ ابوعمرو ابن عبدالبر رحمہ اللہ الاستیعاب میں فرماتے ہیں:

[يسار بن سبع، أبو غادية الجهني. ويقال المزنيّ قال العقيلي: وهو

أصحّ. قال أبو عمر: هو مشهورٌ بكُنْيَته. واختلف في اسمه واسم أبيه. قيل: اسمه مُسلم. وقيل: اسمه يسار ابن سبع. وقيل: يسار بن أزيهر. يقال: إنه قاتل عمّار. سكن واسط، وكان يُفرط في حُبِّ عثمان. وقد ذكرناه في الكُنَى بأكثر من هذا].

"ابوالغادیہ الجہنی رضی اللہ عنہ، یسار بن سبع، کہا جاتا ہے: مزنی ہیں عقیلی کہتے ہیں: یہی صحیح ترین قول ہے۔ ابوعمر کہتے ہیں: یہ اپنی کنیت ہی سے مشہور ہیں اِن کے اور اِن کے باپ کے نام میں اختلاف کیا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے: اِن کا نام مسلم تھا۔ اور کہا گیا: اِن کا نام یسار ابن سبع ہے۔ اور کہا گیا: یسار بن اُزیہر ہے۔ کہا جاتا ہے: ابوغادیہ رضی اللہ عنہ عمار رضی اللہ عنہ کا قاتل ہے۔ واسط میں سکونت پذیر تھے اور عثمان رضی اللہ عنہ کی محبت میں حد سے زیادہ بڑھے ہوئے تھے۔ اِن کا ذکر ہم اس سے زیادہ الکنی میں کر چکے ہیں"۔

(الاستيعاب في معرفة الأصحاب لإبن عبد البر الاندلسى 144/4).

۞ ابوالغادیہ جہنی رضی اللہ عنہ کے حالاتِ زندگی میں ابن عبدالبر فرماتے ہیں:

"اِن کے نام میں اختلاف ہے، ایک قول کی رو سے اِن کا نام یسار بن سعید ہے، دوسرے قول کی رو سے یسار بن ازہر اور تیسرے قول کی رو سے اِن کا نام اسلم ہے، وہ شام میں سکونت پذیر تھے، واسط میں بھی رہائش پذیر رہے، اُنہوں نے بچپن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا، اِن سے اِنہی کا یہ قول مروی ہے کہ میں نے بچپن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا۔ اُنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کا یہ فرمان سنا تھا: ((لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ)) [مسند احمد: ۴/ ۷۶۔ اس کی سند حسن ہے]۔ "میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔" ابوغادیہ رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ کے محب تھے اور وہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کا قاتل ہے، وہ اِن کے قتل کا واقعہ بے دھڑک بیان کیا کرتے تھے، اہل علم کے نزدیک اِن کا یہ واقعہ بڑا تعجب خیز ہے۔"

(الاستیعاب، رقم: ۳۰۸۹) (سیدنا معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہما شخصیت اور کارنامے- ڈاکٹر علی محمد محمد الصلابی -ص: ۱۵۱- ناشر: الفرقان ٹرسٹ - مترجم: پروفیسر جار اللہ ضیاء)۔

۞ امام ذہبیؒ المشتبه في الرجال : أسمائهم وانسابهم میں فرماتے ہیں:

[وأبو الغادية الجهني قاتل عمّار له صحبة].

''اور ابو الغادیہ جہنی رضی اللہ عنہ عمار رضی اللہ عنہ کے قاتل ہیں، وہ صحابی ہیں''۔

(المشتبه في الرجال : أسمائهم وانسابهم للإمام الذهبي - تحقيق : على محمد البجاوى - ناشر : الدرر العلمية . ص :482).

✿ امام ذہبیؒ المقتنى فى سرد الكنى میں فرماتے ہیں:

[أبو الغادية الجهني : يسار بن سبع له صحبة ، وهو قاتل عمار].

''ابو غادیہ جہنی رضی اللہ عنہ: یسار بن سبع صحابی ہیں، یہ عمار رضی اللہ عنہ کے قاتل ہیں''۔

(المقتنى فى سرد الكنى للحافظ شمس الدين محمد بن احمد الذهبي - تحقيق : محمد صالح عبد العزيز المراد . 2/3 - ناشر : المملكة العربية السعودية الجامعة الإسلامية بالمدينة المنورة ، المجلس العلمي - احياء التراث الإسلامي).

✿ امام ذہبی سیر اعلام النبلاء میں لکھتے ہیں:

[وشهد صفين مع معاوية من الصحابة : عمرو بن عاص السّهمي ، و ابنه عبد الله ، فضالة بن عبيد الانصاري ، و مسلمة بن مخلد ، والنعمان بن بشير ، معاوية بن حديج الكندي ، و أبو غادية الجهني قاتل عمار، وحبيب بن مسلمة الفهري ، وأبو الاعور الاسلمي ، وبسر بن ارطاة العامري].

''اور معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جو صحابہ رضی اللہ عنہم صفین میں حاضر تھے: عمرو بن عاص سہمی، اور ان کے بیٹے عبداللہ، اور فضالہ بن عبید انصاری، مسلمہ بن مخلد، نعمان بن بشیر اور معاویہ بن حدیج کندی اور ابو غادیہ الجھنی عمار رضی اللہ عنہ کا قاتل، اور حبیب بن مسلمہ فہری، اور ابو الاعور الاسلمی، اور بسر بن ارطاۃ العامری رضوان اللہ علیہم اجمعین''

(سير اعلام النبلاء - سيرة الخلفاء الراشدون - للإمام شمس الدين محمد بن احمد بن عثمان الذهبي - تحقيق : الدكتور بشار عواد معروف - ناشر : مؤسسة الرسالة - ص : 268).

(۳۸) ابو الحسن محمد بن عبد الہادی ٹھٹوی سندھی مدنی المعروف شیخ سندی لکھتے ہیں:

[وكان إذا استأذن على معاوية وغيره يقول : قاتل عمار بالباب ، يتبجح بذلك].

''ابو الغادیہ رضی اللہ عنہ، جب کبھی معاویہ رضی اللہ عنہ وغیرہ کے پاس جاتے تو کہتے: دروازے پر عمار رضی اللہ عنہ کا قاتل آیا ہے، اور اس بات کے ذریعے وہ ڈینگیں مارتے تھے''۔

(حاشية مُسند الامام احمد بن حنبل - تاليف : العلامة أبي الحسن نور الدين محمد بن عبد الهادي السندي المتوفى بالمدينة المنورة سنة 1128ھ - تحقيق : نور الدين طالب - طبع : الهيئة القطرية الاوقاف ص : 463).

(۳۹) ملا علی القاری الہروی الحنفی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

[وقد قال صلى الله عليه وسلم له تقتلك الفئة الباغية واسمه يسار بن سبع سكن الشام ونزل واسط وعداده في الشاميين أدرك النبي صلى الله عليه وسلم وهو غلام وسمع منه قوله لا ترجعوا بعدي كفاراً يضرب بعضكم رقاب بعض وكان محباً لعثمان رضي الله تعالى عنه وكان إذا استأذن على معاوية يقول قاتل عمار بالباب].

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا تمہیں باغی گروہ قتل کرے گا ابو غادیہ رضی اللہ عنہ کا نام یسار بن سبع ہے شام کے رہائشی ہیں واسط آئے تھے اور اِن کا شمار شامیوں میں کیا جاتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو انھوں نے پایا ہے جب یہ بچے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی کہ میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو عثمان رضی اللہ عنہ کے محب تھے اور جب معاویہ رضی اللہ عنہ وغیرہ کے پاس جاتے تو کہتے دروازے پر عمار رضی اللہ عنہ کا قاتل آیا ہے''۔

(شرح الشفا للقاضي عيّاض - في لزوم محبة عليه الصلاة والسلام شرحه الملا علي القاري الهروي الحنفى المتوفى 1014ھ - ص : 2/48 - تحقيق : عبد الله محمد الخليلى - ناشر : دارالكتب العلمية - بيروت لبنان).

(۴۰) صالح یوسف معتوب بدر الدین العینی واثرہ فی علم الحدیث میں لکھتے ہیں:

[أبو الغادية الجهني ...... وكان من شيعة عثمان رضي الله عنه ، و هو قاتل عمار بن ياسر ، و كان إذا استأذن على معاوية وغيره يقول : قاتل عمار بالباب].

''ابو الغادیہ رضی اللہ عنہ قاتل عمار رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ کے شیعہ میں سے تھے اور جب معاویہ رضی اللہ عنہ وغیرہ کے پاس جاتے تو کہتے کہ دروازے پر عمار رضی اللہ عنہ کا قاتل آیا ہے''۔

(بدر الدين العيني وأثره في علوم الحديث - تاليف : صالح يوسف معتوب - ص : 259 - ناشر : دارالبشائر الاسلامية) .

(۴۱) علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

[أَبُو غادية الْجُهَنِيّ قَاتل عمار].

''ابو غادیہ رضی اللہ عنہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کے قاتل ہیں''۔

(تلقيح فهوم اهل الأثر - ص : 201) .

(۴۳) امام ابن حزم فرماتے ہیں:

[وعمار رضي الله عنه قتله أبو الغادية يسار بن سبع السلمي. شهد (أبو الغادية) بيعة الرضوان].

''اور عمار رضی اللہ عنہ کو ابو غادیہ رضی اللہ عنہ یسار بن سبع السلمی نے قتل کیا ہے، ابو غادیہ رضی اللہ عنہ بیعت رضوان میں حاضر تھے''۔

(ابن حزم في "الفصل" (4|161) في المجتهد المخطئ)

(۴۴) اور آخر میں زبیر علی زئی رحمہ اللہ کا قول لکھ کر ہم اپنی کتاب کو مکمل کر رہے ہیں تا کہ جہلاء ان کے قول سے قارئین کو دھوکہ نہ دے سکیں:

❁ زبیر علی زئی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

[تنبیہ: ابو الغادیہ رضی اللہ عنہ کا سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو جنگِ صفین میں شہید کرنا ان کی اجتہادی خطا ہے جس کی طرف حافظ ابن حجر رحمہ اللہ العسقلانی نے اشارہ کیا ہے۔ دیکھئے: [الاصابہ ۴ /۱۵۱ ت ۱۸۸، ابو الغادیہ الجہنی رضی اللہ عنہ] وماعلینا الا البلاغ (۵

رمضان ۱۴۴۷ھ)]۔

اخوکم فی الاسلام: ابومصعب اثری